جدید مسائل کا اسلامی حل

مع معذوروں اور مسافروں کی نماز

مصنّف

پروفیسر ڈاکٹر مفتی ناصر الدین صدیقی قادری

استاد شعبہ علوم اسلامی، جامعہ کراچی

باہتمام

پروفیسر محمد آصف خان علیمی

مکتبۂ علیمیہ کراچی

جدید مسائل کا اسلامی حل

مع معذوروں اور مسافروں کی نماز

مصنّف

پروفیسر ڈاکٹر مفتی ناصر الدین صدیقی قادری

استاد شعبہ علوم اسلامی، جامعہ کراچی

باہتمام

پروفیسر محمد آصف خان علیمی

مکتبۂ علیمیہ کراچی

سلسلہ اشاعت نمبر ۴۰

بیاد سفیرِ اسلام، مبلّغ اسلام حضرت علاّمہ
شاہ محمد عبد العلیم الصدیقی القادری رحمۃ اللہ علیہ

طباعتی تفصیلات

نامِ کتاب : جدید مسائل کا اسلامی حل

مصنّف : پروفیسر ڈاکٹر مفتی ناصر الدین صدیقی قادری

طبع اوّل : صفر المظفر ۱۴۳۰ھ بہ مطابق فروری ۲۰۰۹ء

کمپوزنگ : آفاق احمد ، سرورق : انجم الظفر

تعداد : ۱۰۰۰

باھتمام : پروفیسر محمد آصف خان علیمی قادری

(گورنمنٹ سٹی کالج ۲، موسیٰ کالونی، الیف بی ایریا، کراچی)

قیمت :-/30 روپے

مکتبۂ علیمیہ کراچی

مکان نمبر ۷ ۱۱/۴۵، محمدی کالونی، سی ون ایریا، لیاقت آباد، کراچی

فون:021-4133015 موبائل:0333-2153112

E.MAIL: maktaba_aleemiyah@yahoo.com
maktaba_aleemiyah@hotmail.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
☆	عرض ناشر ----------------------------	۶
☆	عرض مؤلف ----------------------------	۸
۱۔	ایصال ثواب کے مختلف طریقے ---------------	۹
۲۔	قرینے کی پیوند کاری -----------------------	۱۳
۳۔	روزہ میں انجکشن لگوانا -----------------------	۱۳
۴۔	سیاہ خضاب استعمال کرنا ---------------------	۱۴
۵۔	الزام کا اقرار کرنے کے بعد انکار کرنا ------------	۱۴
۶۔	لاؤڈ اسپیکر پر نماز کے احکام ------------------	۱۴
۷۔	بلاسود بینکاری ----------------------------	۱۴
۸۔	انسانی اعضاء کی پیوند کاری ------------------	۱۵
۹۔	ضبط تولید و خاندانی منصوبہ بندی ---------------	۱۶
۱۰۔	بیمہ انشورنس ----------------------------	۱۶
۱۱۔	پراویڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ اور سود کے مسائل -------	۱۷
۱۲۔	ٹیلیفون کے احکام ------------------------	۱۷
۱۳۔	رفاہ عام کے اداروں میں اجازت لے کر داخل ہونا۔	۱۸
۱۴۔	اخبار و رسائل کے معمے ----------------------	۱۸
۱۵۔	بند ڈبوں کی خرید و فروخت ------------------	۱۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۶۔	مختلف کھیلوں کے احکام	۱۹
۱۷۔	ووٹ، ووٹر اور امیدوار کی شرعی حیثیت	۱۹
۱۸۔	اسپرٹ کے احکام	۱۹
۱۹۔	ڈاکٹر اور حکیم کی فیس	۱۹
۲۰۔	مختلف قسم کے سرٹیفکیٹ	۱۹
۲۱۔	نمائشوں کے انعامی ٹکٹ	۲۰
۲۲۔	مشینی ذبیحہ کے احکام	۲۰
۲۳۔	اپنی مقررہ ڈیوٹی یا خدمت میں کوتاہی کرنا	۲۰
۲۴۔	گراموفون کے احکام	۲۰
۲۵۔	ریڈیو پر تلاوتِ قرآن سے متعلق احکام	۲۱
۲۶۔	سینما یا وی سی آر وغیرہ دیکھنا	۲۱
۲۷۔	ٹیپ ریکارڈ پر تلاوت قرآن پاک کا حکم	۲۱
۲۸۔	پائپ سسٹم ٹینکوں کے پاک وناپاک ہونے کے احکام	۲۲
۲۹۔	ٹیوب نل کے احکام	۲۲
۳۰۔	کھیلوں کے سامان کی خرید وفروخت	۲۳
۳۱۔	آلات غنا ومزامیر کے احکام	۲۳
۳۲۔	مختلف ایجادات کے احکام	۲۳
۳۳۔	تصاویر کے احکام	۲۴
۳۴۔	جدید لباس کے احکام	۲۶

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳۵۔	بندوق کی گولی سے شکار کے مسائل	۲۶
۳۶۔	انگریزی دواؤں کا استعمال	۲۶
۳۷۔	حقہ یا پائپ وغیرہ پینا	۲۷
۳۸۔	حکومت کا غذائی کنٹرول	۲۷
۳۹۔	پرائز بانڈ کا حکم	۲۷
۴۰۔	مختلف اقسام کی لاٹری	۲۷
۴۱۔	سٹہ کا حکم	۲۷
۴۲۔	قسطوں پر سامان دینے کا کاروبار	۲۸
۴۳۔	نرسوں کا رواج، عورتوں کی ملازمت	۲۹
۴۴۔	ملاقات کے احکام	۲۹
۴۵۔	بحری جہاز پر سفر کے مسائل	۳۰
۴۶۔	پوسٹ مارٹم کے جواز اور عدم جواز کی صورتیں	۳۱
۴۷۔	ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا جواز و عدم جواز	۳۲
۴۸۔	کاروبار کے مختلف طریقے	۳۳
۴۹۔	دیوالیہ (مفلس) کے احکام	۳۶
۵۰۔	کرنسی نوٹوں کا تبادلہ	۳۷
۵۱۔	کتابیات	۳۸
۵۲۔	معذوروں اور مسافروں کی نماز	۳۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳۵۔	بندوق کی گولی سے شکار کے مسائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۲۶
۳۶۔	انگریزی دواؤں کا استعمال۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۲۶
۳۷۔	حقہ یا پائپ وغیرہ پینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۲۷
۳۸۔	حکومت کا غذائی کنٹرول۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۲۷
۳۹۔	پرائز بانڈ کا حکم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۲۷
۴۰۔	مختلف اقسام کی لاٹری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۲۷
۴۱۔	سٹہ کا حکم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۲۷
۴۲۔	قسطوں پر سامان دینے کا کاروبار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۲۸
۴۳۔	نرسوں کا رواج، عورتوں کی ملازمت۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۲۹
۴۴۔	ملاقات کے احکام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۲۹
۴۵۔	بحری جہاز پر سفر کے مسائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۳۰
۴۶۔	پوسٹ مارٹم کے جواز اور عدم جواز کی صورتیں۔۔۔۔۔	۳۱
۴۷۔	ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا جواز وعدم جواز۔۔۔۔۔۔۔۔	۳۲
۴۸۔	کاروبار کے مختلف طریقے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۳۳
۴۹۔	دیوالیہ (مفلس) کے احکام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۳۶
۵۰۔	کرنسی نوٹوں کا تبادلہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۳۷
۵۱۔	کتابیات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۳۸
۵۲۔	معذوروں اور مسافروں کی نماز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۳۹

عرض ناشر

مکتبہ علیمیہ کو سفیر پاکستان، مبلّغ اسلام، حضرت علامہ الشاہ محمد عبدالعلیم صدیقی قادری میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبتِ جلیلہ پر قائم کیا گیا ہے۔ قارئین محترم! آپ کے علم میں ہے کہ مکتبہ علیمیہ گذشتہ تین سال سے اپنے محدود وسائل کے باوجود خدمتِ دینِ متین میں مصروفِ عمل ہے۔ اب تک ۳۹ کتب شائع ہو کر ملک و بیرونِ ملک تقسیم کی جا چکی ہیں۔

زیرِ نظر کتاب ''جدید مسائل کا اسلامی حل'' مکتبے کے سلسلہ اشاعت کی ۴۰ ویں کاوش ہے جسے حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر مفتی ناصر الدین صدیقی قادری نے تحریر کیا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر مفتی ناصر الدین صدیقی قادری صاحب کی شخصیّت علمی حلقوں میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ ان کی تبحرِ علمی، ذوقِ روحانی اور قلم کی روانی کے بے شمار نمونے مختلف کتابوں، رسائل اور مضامین کی صورت میں موجود ہیں۔ مکتبۂ علیمیہ کو پروفیسر صاحب کے کئی رسائل شائع کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔

موجودہ دور میں بے شمار نت نئی ایجادات کے باعث مختلف دینی و دنیاوی امور کی ہیئت کذائی میں کافی تبدیلی آچکی ہے، لیکن اسلام چوں کہ آسانی کا دین ہے، دینِ فطرت ہے اور قیامت تک کے لیے ہے، اس لیے اس میں ہر دور کے لحاظ سے پیدا ہونے والے نت نئے مسائل کے حل کی گنجائش بھی موجود ہے، لہٰذا ضرورت اس امر کی تھی کہ ان جدید مسائل کا اسلامی حل عوام النّاس تک پہنچایا جائے۔

جیسا کی آپ کے علم میں ہے کہ مکتبہ علیمیہ کی یہ اوّلین ترجیح رہی ہے کہ ایسا معیاری اور جامع، اسلامی و اصلاحی مواد شائع کیا جائے جو نا صرف دورِ جدید کے تقاضوں کے مطابق ہو بلکہ اس سے مسلمانوں کو علمی، فکری اور عملی میدان میں بھی فائدہ ہو، لہٰذا اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ادارے نے اپنے سلسلۂ اشاعت کی لڑی میں اس جگمگاتے موتی کو 40 ویں

نمبر پر پرو کر اس لڑی کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کر لیا ہے۔ اس رسالے میں موصوف نے عصرِ حاضر کے جدید مسائل کا اسلامی حل فقہاء و مجتہدین اور علماء و مفتیان ملت اسلامیہ کے فتاویٰ کی روشنی میں پیش کیا ہے۔

نیز مفتی موصوف صاحب کا تحریر کردہ اہم رسالہ جو معذوروں اور مسافروں کی نماز کے مسائل کے بارے میں تھا، کو بھی آخر میں شامل کر دیا گیا ہے۔ چوں کہ موجودہ دور میں نماز کی بے شمار کتب موجود ہیں اور کتب فقہ بھی اچھی خاصی تعداد میں دستیاب ہیں مگر مسافروں اور معذوروں کے لیے علیحدہ اور آسان زبان میں مسائل شرعیہ پر کوئی کتاب میسر نہیں، لہٰذا اس کا اضافہ بھی یقیناً فائدے مند ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ آمین۔

مکتبہ علیمیہ کے اس کارِ خیر کو برقرار رکھنے کے لیے آپ احباب وقارئین کی خصوصی توجہ وتعاون کی ضرورت ہے یہ تعاون چاہے مکتبہ علیمیہ کی سالانہ رکنیت خود اور دیگر احباب کو حاصل کروا کر ہو یا اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کے لیے کسی کتاب کی طباعت کے اخراجات میں تعاون فرما کر۔ اللہ ربّ العزّت سے دعا ہے کہ ہمیں اس اصلاحی سلسلے کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو نیک اعمال کی سعادت نصیب فرمائے۔ (آمین)

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے قلم میں اور قوت وطاقت عطا فرمائے اور ہماری کوششوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ رسالے کے ناشر مکتبہ علیمیہ کے جملہ عہدیداران و اراکین، معاونین اور کل ملتِ اسلامیہ کے لیے دعا برائے شوکت وسلامتی ایمان و جان و مال و آبرو ضرور کیجیے۔ ''اللہ تعالیٰ ایمان پر عافیت کی موت دے مدینے کی گلی میں''۔ (آمین)

محمد آصف خان علیمی قادری

(ناظم مکتبۂ علیمیہ)

عرض مؤلف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین سید نا محمد وعلٰی آلہٖ واصحابہ وآزواجہ واتباعہ اجمعین

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کی رو سے اسلام دین فطرت ہے جس پر ہر دور میں نہایت آسانی کے ساتھ عمل کیا جاسکتا ہے۔ عقائد اسلام اور ارکانِ اسلام، عبادات ومعاملات، مناکحات وجنایات اور اخلاقیات وغیرہ سے متعلق ''اصولی احکام'' تو ہر دور میں یکساں رہے اور یکساں رہیں گے، لیکن زمانے کے بدلنے کے ساتھ ساتھ اور عرف ورواج یعنی معاشرتی اقدار کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ اسلام میں اجتہاد کرنے اور جدید مسائل کا قرآن وسنت کی روشنی میں حل تلاش کر کے ان پر اجماع منعقد کرنے کی گنجائش عہد صحابہ سے لے کر آج تک موجود ہے اور موجود رہے گی، جو کہ ان احادیث سے ثابت ہے۔

۱۔ حضور اکرم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجتے ہوئے ان سے پوچھا: جب کوئی مقدمہ تمھارے سامنے پیش ہوگا تو کیسے فیصلہ کرو گے؟ انہوں نے کہا کہ کتاب اللہ سے، آپ نے سوال کیا کہ اگر کتاب اللہ میں نہ پاؤ تو کیا کرو گے؟ انہوں نے کہا، سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق فیصلہ کروں گا، آپ نے پھر پوچھا اگر سنت میں بھی تم نہ پاؤ تو؟ انہوں نے جواب دیا اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا، اس پر رسول اللہ ﷺ خوش ہوئے اور فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ اس نے اپنے رسول کے فرستادہ کو اس کی توفیق دی جو اس کے رسول کو پسند ہے۔

۲۔ **لایجتمع امتی علی الضلالۃ** (جمع نہیں ہوگی میری امت گمراہی پر)۔

(مشکوٰۃ، ج ۱، باب الاعتصام بالکتاب والسنہ۔ رواہ ترمذی)

۳۔ ماراہ المسلمون حسناً فھو عنداللہ حسن (جسے مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک اچھی بات ہے)۔

موجودہ دور کے جدید مسائل کا اسلامی حل فقہاءٗ مجتہدین اور علماء ومفتیان ملت اسلامیہ کے فتاویٰ کے مطابق پیش خدمت ہے۔ اللہ سے یہ دعا ہے کہ وہ ہمیں فروعی مسائل میں بھی عملی طور پر متفق رہنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

احقر العباد وخادم الفقراء

ناصر الدین صدیقی

جولائی ۱۹۹۰ء / ذی قعدہ ۱۴۱۰ھ

ترجمہ: معاملات میں ان سے مشورہ کریں اور جب آپ پکا ارادہ کریں تو اللہ پر بھروسہ کیجئے۔ (سورہ آل عمران، آیت ۱۵۹)

۵۔ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ ۔ (سورہ الشوریٰ، آیت ۳۸)

ترجمہ: اور ان کے (ایمان والوں کے) معاملات باہمی مشورہ سے ہوتے ہیں۔

٦۔ وَلاَ رَطْبٍ وَلاَ يَابِسٍ إِلاَّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۔ (سورہ الانعام، آیت ۵۹)

ترجمہ: ہر خشک وتر کھلی کتاب میں ہے۔

۷۔ فَسْأَلُواْ أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ (سورہ الانبیا، آیت ۷)

ترجمہ: پوچھو ذکر کرنے والوں (آئمہ) سے اگر تم نہیں جانتے ہو۔

احادیث مبارکہ

۱۔عن عمر قال سمعت النبی ﷺ یقول الاعمال بالنیة فمن کان هجرته الی دنیا یصیبها او مرائة یتزوجها فهجرته الی ماهاجر الیه ومن کانت هجرته الی الله ورسوله ﷺ فهجرته الی الله ورسوله ﷺ۔

(صحیح بخاری، جلد دوم، باب ۴۵۹، ص ۴۶۶)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے تو جس نے دنیا حاصل کرنے یا عورت سے شادی کرنے کے لیے ہجرت کی تو اس کی ہجرت کا بدلہ وہی ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی اور جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف شمار کی جائے گی۔

۲۔عن النعمان بن بشیر قال قال النبی ﷺ الحلال بین والحرام بین وبینهما امور مشتبهة فمن ترک ماشبه علیه من الاثم کا ن لما استبان اترک ومن اجتراء علی مایشک فیه من الاثم اوشک ان یواقع ماا ستبان والمعاصی

حمی الله من یرتع حول الحمٰی یوشک من یو اقعه۔

ترجمہ: نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول ﷺ نے فرمایا حلال اور حرام واضح ہیں اوران کے درمیان کچھ مشکوک چیزیں ہیں تو جس نے مشتبہات کو چھوڑ دیا وہ محرمات کو بھی چھوڑ دے گا اور جس نے مشتبہ امور کو اختیار کیا تو وہ کھلے گناہ میں ملوث ہو جائے گا اور گناہ اللہ تعالیٰ کی چراگاہ ہیں جو شخص اس چراگاہ کے گرد جانور چرائے گا عین ممکن ہے کہ وہ اس میں داخل ہو جائے۔ (بخاری، جلد اول، باب ۱۲۷۷، حدیث ۱۹۱۴)

۳۔عن جریر بن عبداللہؓ قال قال رسول الله ﷺ من سن فی الاسلام سنة حسنة فعمل بها بعده کتب له اجر من عمل بها و لاتنقص فی اجور هم شیء و من سن فی الاسلام سنة سیئة فعمل بها بعده کتب علیه مثل وزر من عمل بها و لا ینقص من اوزارهم شیء۔ (مسلم، جلد۱، باب ، حدیث کتاب العلم)

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اسلام میں اچھا طریقہ رائج کیا اور اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا تو اس کے لیے اجر ہے، ان لوگوں کے برابر جنہوں نے اس پر عمل کیا اوران کے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی اور جس نے اسلام میں برا طریقہ رائج کیا اوراس کے بعد اس پر عمل کیا گیا تو اس کے لیے گناہ کا بوجھ ہے ان لوگوں کے برابر جنہوں نے اس پر عمل کیا اوران کے گناہ میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

اصول فقه

۱۔الضرورات تبیح المحظورات (ضرورتیں ممنوعات کو مباح کر دیتی ہیں)۔

۲۔ما جاز بعذر بطل بزواله (جو چیز کسی عذر کی وجہ سے جائز قرار دی جائے، عذر ختم ہو جانے سے اس کا جواز بھی ختم ہو جائے گا)۔

۳۔الضرر لا یزال بالضرر (ضرر کا ازالہ ضرر کے ذریعے نہیں کیا جائے گا)۔

۴۔من ابتلی ببلیّتین وهما متساویات یاخذ با یتهماشاء وان اختلفا یختار

اھونھما (جو کسی ایسی دو بلاؤں میں گھر جائے جو قباحت کے لحاظ سے مساوی ہوں تو دونوں میں سے جسے چاہے اختیار کرے اور اگر ایک میں قباحت کم ہے اور دوسری میں زیادہ تو کم والی کو اختیار کرے)۔

۵۔اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام (جب حلال وحرام دونوں پہلو جمع ہو جائیں تو حرام کے پہلو کو ترجیح دی جائے گی)۔

۶۔الشابت بالعرف کالثابت بالنص (جو چیز عرف کے ذریعے ثابت ہوگی اس کا نفاذ ایسے ہی ہوگا جیسے کوئی چیز نص سے ثابت ہو)۔

۷۔خیر الامور اوساطھا (ہر کام میں بہتر وہی ہے جو درمیانی ہو)۔

۸۔الاجتھاد لا یعارض النص (اجتھاد نص کے معارض نہیں ہوسکتا)۔

۹۔الاصل فی الاشیاء اباحۃ (اصل اشیاء میں اباحت ہے)۔

(الاشباہ والنظائر- شرح السیر الکبیر، شیخ زین الدین الشہیر بابن نجیم مصری)

مندرجہ بالا آیات قرآنی، احادیث مبارکہ اور اصول فقہ کی روشنی میں ایصالِ ثواب کی مختلف اشکال مثلاً فاتحہ، قرآن خوانی، سوئم، دسواں، بیسواں، چالیسواں (چہلم)، کنواں کھدوانا، قرآن مجید یا سپارے مساجد میں دینا، غرباء کو کھانا کھلانا، برسی کرنا، عرس کرنا، دینی مدارس و مساجد کی تعمیر میں روپیہ یا تعمیراتی سامان دینا غرض یہ کہ کسی بھی انداز سے قرآن مجید و درود شریف و کلمہ وغیرہ پڑھنا یا کپڑا، کھانا اور مال وغیرہ (دریاں و پنکھے وغیرہ) دینا جائز ہے لیکن خاندان یا برادری یا اہل محلّہ کو دکھانے کی غرض سے یا قرضہ لے کر ناک اونچی کرنے کے لیے کسی بھی شکل میں ایصالِ ثواب کرنا قبیح و ناجائز بلکہ گناہ ہے۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (مولانا اشرف علی تھانوی و دیگر اکابر علمائے دیوبند کے پیر طریقت) اپنے رسالے ''فیصلہ ہفت مسئلہ'' (مطبوعہ راشد کمپنی دیوبند) میں

مولود یعنی ایصال ثواب کے لیے حضور اکرم ﷺ کی میلاد خوانی اور بزرگوں کے عرس کو جائز قرار دیتے ہیں اور فقہ حنفی کی مشہور کتب وفتاویٰ اور اکابر علماء دیوبند و بریلی، عملی طور پر ایصالِ ثواب کی تمام اشکال کو جائز قرار دیتے ہیں مثلاً حج بدل وغیرہ۔

نوٹ: اس کتاب میں ہر مسئلہ پر تفصیلی بحث اور حوالہ جات کی تفصیل طوالت سے بچنے کے لیے بیان نہیں کی جائے گی اس لیے کہ اصولی آیات قرآنی، احادیث مبارکہ اور اصول فقہ پہلے ہی بیان کر دیئے ہیں۔

قرینہ آنکھ کی پیوند کاری

کتاب ''اسلام اور قرینہ کی پیوند کاری'' مرتبہ افتخار حسین (ناشر پاکستان آئی بینک سوسائٹی کراچی ۱۹۸۴ء) میں مفتی مصر، مجلس افتاء اردن، مجلس افتاء سعودی عرب، مفتی محمد رفیق حسنی (کراچی)، آیت اللہ ابوالقاسم خوئی (فقہ جعفریہ)، ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن (چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان) اور مولانا محمد طاسین (کراچی) وغیرہ نے احتیاط و احترام کے ساتھ صدقہ جاریہ کے طور پر آنکھیں دینا یعنی مردے کی آنکھ نکال کر نابینا کی آنکھ میں لگا دینا اور اسی طرح کسی ضرورت مند قریب المرگ شخص کو عطیہ خون دینا بھی جائز قرار دیا ہے۔ البتہ علمائے بریلی کے نزدیک یہ سب ناجائز ہے، کیوں کہ اسلام میں مردے کا مثلہ حرام ہے اور مرنے والے کا جسم اس کی ملکیت نہیں۔

روزہ میں انجکشن لگوانا

مفتی شائستہ گل رحمۃ اللہ علیہ ''انجکشن مفسد روزہ ہے'' (مترجم محمد عبدالعلیم قادری شعبہ تصنیف وتالیف دارالعلوم قادریہ سبحانیہ کراچی) میں روزہ میں انجکشن لگوانے سے روزہ فاسد ہو جانے پر فتویٰ دیتے ہیں اور بیماری کی حالت میں معالج کے کہنے پر روزہ چھوڑ دینے اور بعد میں قضا رکھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ جب کہ عضلاتی (IM) اور جلدی (ID) انجکشن کے بارے میں رخصت دی گئی ہے۔

سیاہ خضاب کا استعمال

بعض علماء کے نزدیک سیاہ خضاب کا استعمال حرام ہے، جب کہ علامہ محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ نے "مسئلہ سیاہ خضاب" (مطبوعہ نورانی کتب خانہ کراچی ۱۹۸۲ء) میں اس کے استعمال کو خلاف اولیٰ اور مکروہ تنزیہی قرار دیا ہے۔ امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ نے اپنے رسالہ "حک العیب" (مطبوعہ نورانی کتب خانہ لاہور) میں اسے حرام قرار دیا ہے۔

الزام کا اقرار کرنے کے بعد انکار کرنا

احکام حدود میں شبہ کی بنیاد پر حد ساقط ہو جاتی ہے۔ اگر اقرار برضا و رغبت ہے تو معتبر ہے اور اگر پولیس کے تشدد کے بعد جبر و اکراہ کے ساتھ کیا جائے تو معتبر نہیں ہوگا۔ مجرم شرائط شرعیہ کو پورا کرتے ہوئے اقرار کر لینے کے بعد بھی انکار کا حق محفوظ رکھتا ہے، یہ انکار قضا سے پہلے ہو، اجرائے حد کے دوران ہو یا بعد القضا ہو، مسلّم ہوگا اور حد جاری نہیں کی جائے گی جب کہ چور (سارق) کا فرار یا رجوع، قطع ید کو ساقط کر دے گا تاہم ضمانت ساقط نہ ہوگی۔ (القول الفرار یصح بعد الاقرار، مفتی غلام محمد قادری، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ حیدرآباد، ۱۹۸۹)

لاؤڈ اسپیکر پر نماز کے احکام

امام احمد رضا خان بریلویؒ، مفتی محمد برھان الحق قادری، مفتی صاحب داد خان اور مفتی عبدالحفیظ حقانی علیھم الرحمہ وغیرھم نے لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھانا یا پڑھنا ناجائز قرار دیا ہے اور بوقت ضرورت "مکبّر" کو مقرر کرنے پر روز دیا ہے جب کہ "عموم البلوٰی" کے تحت علماء دیوبند بریلی دونوں نے عملی طور پر اسے جائز قرار دیا ہے اور تقریباً ہر مسجد میں نماز اور تراویح وغیرہ لاؤڈ اسپیکر ہی پر پڑھائی جا رہی ہیں۔ (تفصیلی بحث کے لیے "نماز اور لاؤڈ اسپیکر" مؤلفہ مفتی قاری محبوب رضا خان بریلوی، برکاتی پبلیشرز کراچی ۱۹۸۸ ملاحظہ کریں)

بلا سود بینکاری

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری "بلا سود بینکاری" (مطبوعہ مرکزی ادارہ منہاج

القرآن لاہور ۱۹۸۵ء) میں شرکت، مضاربت اور قرض حسنہ جیسی صورتوں میں بلاسود بینکاری کا عبوری خاکہ پیش کرتے ہوئے اسے جائز قرار دینے کی صورتیں یعنی جس میں کسی قسم کا قرض یا جبر نہ ہو اور نہ ہی شرح منافع کا پہلے سے ایسا تعین ہو جو نا قابل عمل ہو بیان کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر تمام قومی بچت کی اسکیموں، مثلاً مختلف قسم کے سرٹیفکیٹ کو

SALE WITH PURCHASE-BACK AGREEMENT

(ثمن کی خرید وفروخت بالمنافع) کے نظام میں تبدیل کر دیا جائے تو سودی منافع سے نجات مل سکتی ہے اور یہ شرعی طور پر جائز ہوگا۔ اس کے برخلاف موجودہ بنکاری جو سود سے پاک نہ ہو وہ حرام ہوگی۔ اسی طرح اگر تمام اکاؤنٹ ہولڈرز کو شیئر ہولڈرز (شراکت دار) قرار دے دیا جائے اور بینک اپنے ملازمین کی محنت سے ان شراکت داروں کی رقم سے کاروبار کرے تو جو منافع ہو اس کی ایک مخصوص شرح تمام شراکت داروں کو تقسیم کرے اور ملازمین کی تنخواہ باقی منافع سے ادا کرے جو مضاربت کی شکل ہوگی۔

اگر چوری، ڈکیتی ہو یا آگ لگ جانے سے کسی بھی ناگہانی آفت ارضی وسماوی سے نقصان ہو یا کوئی بینک کا مقروض دیوالیہ ہو جائے تو کل منافع کی شرح پر ہی اثر پڑے گا اور اس سال کم شرح منافع کا اعلان کیا جائے اور ملازمین بینک کو بھی بونس وغیرہ نہ دیے جائیں اس صورت سے بھی بلاسود بنکاری ممکن ہے۔ اس کے لیے بنیادی شرائط یہ ہیں کہ راس المال حلال ہو، آمدنی کے طریقے جائز ہوں، اور مصنوعات روایتی انشورنس کمپنیوں سے انشورڈ نہ ہوں بلکہ تکافل شدہ ہوں۔ تفصیل کے لیے راقم کی کتاب "مبادیات اسلامی بینکاری و مالیات" ملاحظہ فرمائیں۔

انسانی اعضاء کی پیوندکاری

مفتی محمد شفیع دیوبندی "انسانی اعضاء کی پیوندکاری شریعت اسلامی کی روشنی میں" (مطبوعہ دارالاشاعت کراچی ۱۹۷۲ء) میں طویل بحث کے بعد مصنوعی اعضاء مثلاً پلاسٹک،

لکڑی یا دھات وغیرہ کے بنے ہوئے اور جانوروں کے اعضاء کے استعمال کو جائز قرار دیتے ہیں، جب کہ انسانی اعضاء کو مرنے کے بعد یا زندہ انسان کا کوئی عضو اس کی رضامندی کے باوجود بھی ناجائز قرار دیتے ہیں اور یہی فتویٰ جمہور علماء کا ہے۔ بریلوی علماء نے بھی انسانی اعضاء کی پیوندکاری کو ناجائز قرار دیا ہے۔

ضبط تولید و خاندانی منصوبہ بندی

مفتی محمد یوسف نے ''ضبط تولید کی شرعی حیثیت'' (مطبوعہ اسلامک پبلی کیشنز کراچی) میں، پروفیسر ابوشہاب رفیع اللہ نے ''شریعت اسلامی اور خاندانی منصوبہ بندی'' (مطبوعہ ادارہ تحقیقات اسلامی راولپنڈی) میں، شاہ محمد جعفر پھلواری نے ''اسلام اور خاندانی منصوبہ بندی'' (مطبوعہ فیملی پلاننگ ایسوسی ایشن آف پاکستان لاہور) میں اور دیگر فقہاء کرام نے ''ضبط تولید یا خاندانی منصوبہ بندی'' کے ہر اس طریقے کو ناجائز و حرام قرار دیا ہے جس سے مرد یا عورت میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت ختم ہو جائے اور ایسا رزق کی تنگی کے خوف سے کیا جائے، البتہ ایسے اضطراری حالات میں جب کہ عورت کی صحت بری طرح خراب ہونے کا یا اس کی جان جانے کا خطرہ ہو تو عزل، کسی دوا یا انجکشن کی خارجی تدابیر بقدر ضرورت وقتی طور پر اختیار کرنا جائز ہے جب کہ اس عمل کا مقصد ناجائز نہ ہو۔

بیمہ یا انشورنس

ابوسلمان الہندیؒ نے ''بیمہ زندگی'' (مطبوعہ مکتبہ سعیدیہ کراچی) میں بیمہ کی ان تمام صورتوں کو حرام قرار دیا ہے جو سود یا قمار (جوا) سے خالی نہ ہوں، البتہ اہم کاغذات و دستاویزات، سندات اور نوٹوں کا بیمہ (ضمان) اس طرح سے جائز ہے کہ جو ادارہ مثلاً محکمہ ڈاک وغیرہ جو سندات و کاغذات وغیرہ سربمہر کر کے حفاظت کے وعدہ پر لیتا ہے اور اس کی فیس بھی لیتا ہے تو ضائع ہو جانے کی صورت میں اس پر ضائع شدہ کاغذات کا ضمان لازم آئے گا۔ مختلف اقسام کے بیمہ مصالح مرسلہ کی روشنی میں جائز ہیں جب کہ اس رقم سے حلال

ذرائع سے منافع حاصل کیا جائے۔

پراویڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ اور سود کے مسائل

مفتی محمد رفیع عثمانی "پراویڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ اور سود کا مسئلہ" میں جبری پراویڈنٹ فنڈ جو ملازم کی تنخواہ سے ہر ماہ کٹتا ہے اور اس پر سود کے نام پر جو اضافہ ہوتا ہے اسے شرعی سود قرار نہیں دیتے اس لیے کہ وہ تنخواہ ہی کا ایک حصہ ہوتا ہے، جب کہ اختیاری طور پر کٹوانے کی صورت میں اس سے اجتناب کرنا اور اسے صدقہ کر دینا بہتر ہے۔

مسئلہ۔ جس وقت یہ رقم ہاتھ میں آئے تو اگر بقدر نصاب ہے تو قمری سال گزرنے کے بعد اس پر زکوٰۃ ادا کی جائے گی، اگر سال گزرنے سے پہلے کچھ خرچ کر دی اور اب وہ بقدر نصاب نہ بچی اور وہ شخص پہلے سے صاحب نصاب بھی نہیں تھا تو کوئی زکوٰۃ نہیں اور اگر وہ شخص پہلے سے صاحب نصاب تھا فنڈ کی مقدار اس رقم کے ساتھ ملا کر زکوٰۃ ادا کی جائے گی خواہ اس نئی رقم کو صرف ایک دن ہی گزرا ہو۔ مثلاً ایک شخص کے پاس ۵۲ء۵۰ (ساڑھے باون) تولہ چاندی یا ۷ء۵۰ (ساڑھے سات) تولہ سونا یا اتنی مالیت کی رقم یا بچا ہوا مال تھا اور ایک سال پورا ہونے سے ایک دن پہلے اسے فنڈ کی رقم ملی تو وہ اسے اس نصاب میں ملا کر کُل کی زکوٰۃ دے گا اور اگر پہلے سے صاحب نصاب تھا مگر رقم ملنے کے بعد سال گزرنے سے پہلے اسے خرچ کر دیا اور اب اتنی نہ بچی کہ پہلے کی اور فنڈ کی رقم ملا کر نصاب کے برابر ہو تو بھی کوئی زکوٰۃ نہیں دی جائے گی۔ مفتی منیب الرحمٰن نے "تفہیم المسائل" میں پراویڈنٹ فنڈ کو تبرعاً جائز قرار دیا ہے۔

ٹیلیفون کے احکام

مفتی محمد شفیع "جدید مسائل کے شرعی احکام" (مطبوعہ دارالاشاعت کراچی ۱۳۸۰ھ) میں "تفسیر معارف القرآن، ج ۶، ص ۳۸۲" کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ "کسی شخص کو ایسے وقت ٹیلیفون پر مخاطب کرنا جو عادتاً اس کے سونے یا دوسری ضروریات میں یا نماز میں مشغول ہونے کا وقت ہو، بلاضرورت شدیدہ جائز نہیں، اسی طرح مخاطب سے دریافت کر

لیا جائے کہ اسے فرصت ہے یا نہیں، اسی طرح جو شخص آپ سے ٹیلیفون پر بات کرنا چاہے تو اس کا حق ہے کہ آپ اس کو جواب دیں لیکن وقت ضائع کرنے والے فضول گو سے اور غیبت کرنے یا زبان و کان کے گناہوں میں ملوّث ہونے سے بچنا ضروری ہے۔

رفاہ عام کے اداروں میں اجازت لے کر داخل ہونا

رفاہ عام کے اداروں میں جس مقام پر اس کے مالکان یا متولیان کی طرف سے داخلہ کے لیے کچھ شرائط اور پابندیاں عائد ہوں اس کی پابندی شرعاً واجب ہے مثلاً ریلوے اسٹیشن پر اگر بغیر پلیٹ فارم کے جانے کی اجازت نہیں تو پلیٹ فارم حاصل کرنا ضروری ہے، اس کی خلاف ورزی ناجائز ہے۔ ایرڈروم (ہوائی اڈے) کے جس حصے میں جانے کی محکمہ کی طرف سے اجازت نہ ہو وہاں بغیر اجازت جانا شرعاً جائز نہیں اسی طرح مساجد، مدارس، خانقاہوں، ہسپتالوں وغیرہ میں جو کمرے وہاں کے منتظمین یا دوسرے لوگوں کی رہائش کے لیے مخصوص ہوں جیسے مدارس و خانقاہوں کے خاص حجرے یا ریلوے، ایرڈروم اور ہسپتالوں کے دفاتر اور مخصوص کمرے جو مریضوں یا دوسرے لوگوں کی رہائش گاہ ہیں وہ بیوت غیر مسکونہ کے حکم میں نہیں بلکہ مسکونہ کے حکم میں ہیں، ان میں بغیر اجازت جانا شرعاً ممنوع اور گناہ ہے۔

(جدید مسائل کے شرعی احکام، افادات مفتی محمد شفیع، مرتبہ مولانا محمد اقبال قریشی، دارالاشاعت کراچی ۱۳۸۰ھ، ص ۲۵،۲۴۔ بحوالہ تفسیر معارف القرآن جلد ششم ص ۶۷۵)۔

اخبار و رسائل کے معمے

اگر کسی اخبار یا رسالہ میں اس طرح معمہ دیا جائے کہ جس کو حل کر کے بھیجنے کے ساتھ فیس بھی رکھی گئی ہو اور انعام، لاٹری یا قرعہ اندازی کے ذریعے نکلا جائے تو یہ قمار بازی یعنی جوا ہوگا اور یہ حرام ہے۔ (ایضاً ص ۲۴، ۲۶ بحوالہ جواہر الفقہ، ج ۲، ص ۳۴۹، ۳۵۰)

بند ڈبوں یا پیٹیوں کی خرید و فروخت

بند ڈبے یا پیٹیاں جن میں معلوم نہ ہو کہ کس قسم کا اور کتنی مالیت کا مال ہے، ان کی

قسمت آزمائی کے طور پر خرید وفروخت بھی قمار یعنی جوا ہے اور حرام ہے (ایضاً ص ۲۷)

مختلف کھیلوں کے احکام

بادام، اخروٹ یا کانچ کی گولیاں وغیرہ کھیلنا اور ہار یا جیت کی صورت میں انہیں حاصل کر لینا یا کسی بھی کھیل میں روپے پیسے یا مال کی شرط لگا کر کھیلنا بھی قمار ہے اور حرام ہے۔ البتہ عسکری تربیت کے کھیل مثلاً تیراکی، گھڑ دوڑ۔ نیزہ بازی، نشانہ بازی وغیرہ جن پر شرط نہ لگائی جائے اور فرائض وواجبات ترک نہ ہوں تو جائز ہے۔ (ایضاً، ص ۲۸)

ووٹ ، ووٹر اور امیدوار کی شرعی حیثیت

ووٹ کی شرعی حیثیت شہادت (گواہی) کی ہے جس کا چھپانا بھی حرام اور اس میں جھوٹ بولنا بھی حرام ہے۔ جو امیدوار اسلامی نظام کے خلاف کوئی عقیدہ رکھے اس کو ووٹ دینا ایک جھوٹی شہادت ہے جو گناہ کبیرہ ہے۔ لہٰذا ووٹر کو صرف باعمل و باکردار، نیک، متقی اور خادمِ خلق ہی کو ووٹ دینا چاہیے۔ (ایضاً ص ۲۹، ۳۱)

اسپرٹ کے احکام

"اسپرٹ" شراب ہی کے حکم میں ہے اور نجس ہے (جو انگور یا کھجور سے بنائی جائے) لیکن بضرورت چولہا جلانے میں فقہاء متاخرین نے اجازت دی ہے۔

(ایضاً ص ۳۲، بحوالہ امداد المفتیین، ج ۵، ص ۹۷۴)

ڈاکٹر اور حکیم کی فیس

حکیم اور ڈاکٹر (کسی بھی ماہر و حاذق معالج) کی اجرت جانے، تشخیص مرض اور تجویز نسخے کی ہے۔ اس میں کسی قسم کی کراہت نہیں ہے، بلاشبہ جائز ہے۔ (ایضاً ص ۳۳)

مختلف قسم کے سرٹیفکیٹ

میڈیکل سرٹیفکیٹ، تجربے کے سرٹیفکیٹ، مدارس یعنی اسکول، کالج اور یونیورسٹی وغیرہ کی اسناد، ہیلتھ سرٹیفکیٹ، کیریکٹر اور پروویژنل سرٹیفکیٹ وغیرہ ایک قسم کی شہادتیں

(گواہیاں وصداقت نامے) ہیں جن میں کمی بیشی کرنا، خلاف واقعہ، جھوٹی گواہی دینا ہے۔ اسی طرح رسیدوں، بیع ناموں اور مارکس شیٹ وغیرہ میں ردوبدل کرنا یا جعلی بنوانا گناہ کبیرہ ہے۔ (ایضاً بحوالہ گناہ بے لذت ص ۳۸، ۳۹)

نمائشوں کے انعامی ٹکٹ

جو شخص انعام کی لالچ میں نمائشی ٹکٹ خرید لے کہ ان میں سے کسی ٹکٹ پر انعام نکل سکتا ہے تو یہ قمار ہے اور جو محض حصول علم کی نیت سے نمائشی ٹکٹ خرید لے اور اتفاقاً اس پر انعام بھی نکل آئے تو یہ قمار نہیں۔ (ایضاً بحوالہ جواہر الفقہ، ج ۲، ص ۳۵۱)

مشینی ذبیحہ کے احکام

اگر ذبح کرتے ہوئے اللہ کا نام قصداً نہ لیا، یعنی بسم اللہ، اللہ اکبر نہ کہا اور ذبح کرنے والا مسلمان یا کتابی نہیں ہے یا ذبح کی وہ رگیں جن کا کاٹنا واجب ہے، نہیں کاٹی گئیں تو وہ ذبیحہ حلال نہیں، لیکن اگر کسی مشین سے شرائط ذبح پوری ہوتی ہوں تو اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے اور اگر ایک شرط بھی فوت ہو جائے تو ذبیحہ حرام ہو جائے گا۔ اور جب تک صحیح صورتحال معلوم نہ ہو اس وقت تک مشینی ذبیحہ کے گوشت سے اجتناب واحتیاط واجب ہے۔

(ایضاً، ص ۲۹)

اپنی مقررہ ڈیوٹی یا خدمت میں کوتاہی کرنا

یہ ناپ تول میں کمی (تخفیف) کے حکم میں ہے اور گناہ ہے اس میں اپنے فرائض منصبی میں کوتاہی کرنا، وقت چرانا اور ذمہ داری پوری نہ کرنا بھی شامل ہے۔

(ایضاً بحوالہ معارف القرآن، ج ۸، ص ۶۹۴)

گراموفون کے احکام

گراموفون پر جائز کلام سننا جائز، مگر خلاف اولیٰ ہے، کیوں کہ اس کی تشبیہ لہو ولعب کے ساتھ ہے، اس لیے اس میں قرآن مجید کی تلاوت بھرنا یا سننا کسی وقت اور کسی حال میں

جائز نہیں ہوسکتا۔ نیز اس میں کلام الٰہی کی توہین ہے۔(ایضاً ۴۳،۴۴ بحوالہ آلات جدیدہ ص ۸۴)
اسی پر امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کا فتویٰ بھی آپ کے رسالے ''الکشف الشافیہ'' (مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور) میں حرمت کا ہے۔

ریڈیو پر تلاوت قرآن سے متعلق احکام

ریڈیو پر تلاوت قرآن مجید فی نفسہ جائز ہے، محض تلاوت پر معاوضہ لینا حرام ہے اور معاوضہ لے کر پڑھنا بھی ناجائز اور اس کا سننا بھی ناجائز ہے، البتہ ترجمہ وتفسیر کے ساتھ تعلیم دینے کی غرض سے ہو یا ریڈیو کی ملازمت میں وقت کی پابندی کی تنخواہ لے اور تلاوت ثواب سمجھ کر کرے تو جائز ہے۔ شوروغل اور لہوولعب کے دوران یا کاروبار میں مشغول ہونے کے دوران تلاوت کے پروگرام کے لیے ریڈیو کھول کر چھوڑ دینا خلافِ ادب وگناہ ہے۔ اگر ریڈیو پر سجدہ کی آیت سنیں تو سجدہ تلاوت کرنا واجب ہے۔ ریڈیو پر سامعین کو سلام کرنا سنت سلف کے خلاف ہے البتہ سامع سلام کا جواب دے تو بہتر ہے۔

(ایضاً ص ۴۴، ۴۶، بحوالہ آلات جدیدہ، ص ۱۰۵ تا ۱۱۲ ملخصاً)

سینما یا وی سی آر وغیرہ دیکھنا

سینما میں تصاویرِ مُحرّمہ اور باجے کا ہونا اس کے قبح کو بڑھا دیتا ہے، اس لیے سینما دیکھنا ناجائز ہے۔(ایضاً ص ۴۴ بحوالہ ایضاً ص ۱۴۰) اسی طرح وی سی آر پر بھی نامحرم اشخاص کا دیکھنا، گانا بجانا اور رقص کا ہونا اسے ناجائز قرار دیتا ہے۔ البتہ تعلیمی مقاصد کے لیے اور عسکری تربیت وغیرہ کے لیے عریانی وفحاشی اور گانے بجانے سے مبرا معلوماتی مواد اور تجربات کو دکھا کر سمجھانا، جائز ہوسکتا ہے۔

ٹیپ ریکارڈ پر تلاوت قرآن کے احکام

ٹیپ ریکارڈ پر تلاوت قرآن مجید اور دوسرے مفید مضامین کا پڑھنا اور اس کی کیسٹ میں محفوظ کرانا اور سننا جائز ہے۔ مگر اسے بھی ایسی جگہوں یا موقعوں پر چلانا جائز نہیں جہاں لوگ

اپنے مشاغل میں مصروف ہوں اور وہ اس پر تلاوت یا نعت سننے کے لیے متوجہ نہ ہوں۔ اس پر تلاوت کے دوران آیت سجدہ پر سجدہ کرنا واجب نہیں۔ اسی طرح اس کی کیسٹ کا بغیر وضو چھونا بھی جائز ہے۔ (ایضاً ص ۴۷، ۴۸ بحوالہ ایضاً)

پائپ سسٹم ٹینکوں کے پاک و ناپاک ہونے کے احکام

اگر نیچے کی حوض یا اوپر کی ٹنکی میں نجاست ایسی حالت میں گری ہے کہ اس کا پانی دونوں طرف سے جاری ہے مثلاً سرکاری پانی حوض میں آ رہا ہے اور حوض کا پانی بذریعہ پائپ اوپر چڑھایا جا رہا ہے اور دوسری طرف پائپ کے ذریعے غسل خانہ وغیرہ میں پانی نکالا جا رہا ہے تو اکثر فقہاء کے نزدیک یہ حوض یا ٹنکی اس وقت بحکم آب جاری، جاری ہو جانے کی وجہ سے ناپاک ہی نہ ہوگی۔ اگر حوض یا ٹنکی کا پانی دونوں طرف سے جاری نہ ہو، دونوں طرف یا کسی ایک طرف سے بند ہو تو اکثر فقہاء کے نزدیک یہ حوض اور ٹنکی ناپاک ہو جائے گی۔ اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس نجاست والی چیز کو نکال دیا جائے پھر ایک طرف سے پانی داخل کر کے دوسری طرف سے کم از کم ایک بار نکالا جائے یا اتنا پانی نکالا جائے جتنا کہ وقوع نجاست کے وقت اس حوض یا ٹنکی میں موجود تھا، اس کے بعد حوض، ٹنکی اور اس کے پائپ کو پاک سمجھا جائے گا اور اگر تھوڑا سا پانی نکل جانے کے بعد بھی استعمال کر لیا جائے تو قول درمختار کے موافق گنجائش ہے۔ (ایضاً ۴۸، ۴۹)

ٹیوب نل کے احکام

وقوع نجاست کے وقت جس قدر پانی نلکے میں ہو، اس قدر نکال دینے سے وہ پاک ہو جاتا ہے، اگر تجربے سے ثابت ہو جائے کہ اس نل کی جڑ میں پانی مجتمع رہتا ہے تو اس کو نجس کہیں گے اور تخمینے سے جب اس قدر پانی نکل جائے، پاک ہو جائے گا۔ اگر اس آہنی کنویں میں کوئی ایسی چیز گر جائے جو نہ نکل سکے تو اس کا نکلنا معاف ہے مثلاً ناپاک لکڑی یا ناپاک کپڑا وغیرہ لیکن اگر عین نجاست جیسے مُردار کی بوٹی وغیرہ گر جائے تو اتنی مدت انتظار

کریں گے کہ گمان غالب ہو کہ وہ مٹی ہو گیا اور پھر پانی نکال دیں۔

(ایضاً ص۴۹، ۵۰ بحوالہ آلات جدیدہ)

کھیلوں کے سامان کی خرید و فروخت

جو سامان کفر وضلال یا حرام و معصیت ہی کے کھیلوں میں استعمال ہوتا ہے اس کی تجارت اور خرید و فروخت بھی حرام ہے اور جو لہو و مکروہ میں استعمال ہوتا ہے اس کی تجارت بھی مکروہ ہے اور جو سامان جائز اور مستثنیٰ کھیلوں میں استعمال ہوتا ہے اس کی تجارت بھی جائز ہے اور جس سامان کو جائز و ناجائز دونوں طرح کے کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے اس کی تجارت جائز ہے۔ (ایضاً ص۵۰، ۵۱ بحوالہ معارف القرآن، ج ۷، ص۲۳)

آلات غنا و مزامیر کے احکام

جو آلات ناجائز اور غیر مشروع کاموں ہی کے لیے وضع کیے جائیں جیسے آلات قدیمہ میں ستار اور ڈھولکی وغیرہ اور آلات جدیدہ میں اسی قسم کے آلات لہو ولعب، ان کی ایجاد بھی ناجائز ہے۔ صنعت و حرفت بھی جدید و فروخت بھی اور استعمال بھی۔ (آلات جدید، ص۶۱)

جو گانا اجنبی عورت کا ہو، اس کے ساتھ طبلہ و سارنگی وغیرہ مزامیر ہوں وہ حرام ہے اور اگر محض خوش آوازی کے ساتھ کچھ اشعار پڑھے جائیں اور پڑھنے والی عورت یا امرد (ہیجڑا) نہ ہو اور اشعار کے مضامین بھی فحش یا کسی دوسرے گناہ پر مشتمل نہ ہوں تو جائز ہے۔ بعض صوفیائے کرام سے جو سماع غنا منقول ہے وہ اسی قسم کے جائز غنا پر محمول ہے۔

(ایضاً ص۵۱، ۵۲ بحوالہ معارف القرآن، ج ۷، ص۲۷)

مختلف ایجادات کے احکام

جو آلات جائز کاموں میں بھی استعمال ہوتے ہیں اور ناجائز میں بھی جیسے جنگی اسلحہ، ٹیلیفون، تار، موٹر، ہوائی جہاز ان کی ایجاد و صنعت اور تجارت جائز کاموں کی نیت سے جائز ہے لیکن حرام و معصیت کی نیت سے بنانا یا استعمال کرنا حرام ہے۔

(ایضاً ص ۵۲ بحوالہ آلات جدیدہ، ص ۱۶)

دوسری اقوام کی بنائی ہوئی عام ضرورت کی اشیاء مثلاً دیا سلائی، گھڑی، واشنگ مشین، گرینڈر مشین، صنعتی وزرعی آلات اور سواریاں (بس، ٹرک، ویگن، اسکوٹر، موٹر سائیکل وٹرین وغیرہ) جن کا بدل ہماری قوم میں نہ ہو اس کا استعمال جائز ہے، البتہ غیر مسلموں کی قومی وضع قطع اختیار کرنا جیسے کوٹ، پتلون پہننا اور کانٹے وغیرہ سے کھانا جو اس کا تشخص وشعار ہو گناہ ہے اور ان کی مذہبی وضع اختیار کرنا مثلاً صلیب لٹکانا (ٹائی باندھنا) یا سر پر چوٹی رکھنا یا کنگن وغیرہ پہننا کفر ہے۔ (ایضاً ص ۵۲، ۵۳ بحوالہ حیوۃ المسلمین، ص ۱۹۸)

تصاویر کے احکام

پاسپورٹ حاصل کرنے کے لیے یا مجبوری واضطرار میں شرعی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے پاسپورٹ سائز تصویر کھنچوانا جائز ہے۔ (ایضاً بحوالہ التصویر لاحکام التصویر ص ۷۰) ذی روح کی تصویر کھینچنا یا اس کے کھینچنے کا حکم دینا حرام ہے، اگر صرف چہرہ یا سینے تک یا کمر تک ہو تو ایسا فوٹو رکھنا حرام نہیں۔ اگر تصویر اتنی چھوٹی نہ ہو کہ زمین پر رکھ کر خود کھڑا ہو کر دیکھے تو اعضا الگ الگ پہچانے جائیں تو حرام ہے، توہین اور تذلیل کے لیے نہ رکھی گئی ہو تو حرام ہے ورنہ جائز جیسے فرش کی تصویریں جو کام کرنے والوں کے قدموں سے پامال ہوتی ہیں۔ تصویر سایہ دار ہو یا کاغذ پر نقش ہو یا دیوار پر بنی ہو سب ناجائز ہے۔ ایسی جگہ جہاں جاندار کی تصویر سامنے ہو۔ سر کے اوپر ہو، دائیں بائیں ہو یا سجدہ کی جگہ ہو تو نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (سراج العوارف فی الوصایا والمعارف، سید ابوالحسین احمد نوری قدس سرہ مترجم ڈاکٹر سید محمد امین، برکاتی پبلشرز کراچی، ۱۹۸۸ ص ۱۷۳-۱۷۲) جو فرش محل اہانت میں نہ ہو مثلاً مصلّی وغیرہ تو اس میں تصویر رکھنا جائز نہیں۔ اسی طرح اگر مصور تکیے بڑے بڑے ہوں جن پر بنی ہوئی تصویر کھڑی نظر آئے ان کا استعمال بھی ناجائز ہے۔ برتنوں میں اگر تلے کے سوا کسی جگہ جاندار کی بڑی تصاویر ہوں تو ان کا استعمال بھی جائز نہیں۔ بچوں کی گڑیاں اور چھوٹے

کھلونے اگر مصور ہوں تو ان کی خرید وفروخت اور بچوں کا ان سے کھیلنا جائز ہے۔
(جدید مسائل کے شرعی احکام، مرتبہ مولانا محمد اقبال قریشی، دارالاشاعت، کراچی، ۱۳۸۰ھ ص ۵۴ بحوالہ التصویر لاحکام التصویر ص ۷۰، ۷۳)

مٹی کی تصویریں یا ایسی مورتیں جو باقی رہنے والی نہیں، اسی طرح مٹھائی یا دوسری کھانے کی چیزیں اگر بشکل تصویر بنائی گئی ہوں تو ان کا استعمال اور خرید وفروخت جائز نہیں بلکہ ایسی کھانے کی چیزیں وسعت والے کو خرید کر توڑ کر لوگوں کو کھلانا چاہیے۔ تصویر اگر کسی غلاف یا تھیلی یا کسی ڈبے وغیرہ میں بند ہو تو اس کا گھر میں رکھنا جائز ہے اگرچہ بنانا اور خریدنا ان کا بھی ناجائز ہے۔ جس شخص کے بدن پر کوئی تصویر گدی ہو مگر کپڑوں میں مستور ہو اس کی امامت جائز ہے (شامی)، اگر تصاویر کسی کتاب یا رسالہ یا اخبار کے اوراق میں مستور ہوں تو ان کا گھر میں رکھنا جائز ہے کیوں کہ پوشیدہ تصاویر بھی چھوٹی تصاویر کے حکم میں ہیں۔

جاندار کی تصویریں بنانے اور فوٹو لینے کی اجرت لینا اور دینا دونوں ناجائز ہیں۔
جس پریس میں جاندار کی تصاویر چھپتی ہوں اس کی ملازمت بھی طباعت کے کام میں جائز نہیں۔ سر کٹی ہوئی ناقص تصاویر وگڑیاں بنانے کی اجرت لینا اور دینا دونوں جائز ہیں۔ خرید و فروخت میں اگر تصاویر خود مقصود نہ ہوں بلکہ دوسری چیزوں کے تابع ہو کر آجائیں جیسے اگر کپڑوں میں مورتیں لگی ہوتی ہیں اور دوسری مصنوعات جدیدہ (چھری، دیا سلائی، دواؤں کے ڈبے اور بوتلیں وغیرہ۔ گناہ بے لذت، ص ۵۰) میں اس کا رواج عام ہے تو اس کی خرید و فروخت کرنا دونوں جائز ہیں۔ جن تصاویر کا بنانا اور گھر میں رکھنا جائز نہیں ان کا ارادہ وقصد کے ساتھ دیکھنا بھی جائز نہیں البتہ تبعاً بلا قصد نگاہ پڑ جائے تو مضائقہ نہیں جیسے کسی اخبار، رسالہ یا کتاب پڑھنے کے دوران کسی تصویر پر بلا ارادہ نظر پڑ جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

ایسے مکان میں داخل ہونا جس میں تصویر ممنوعہ موجود ہو جائز نہیں البتہ ضرورت شدید مثلاً مریض کے علاج یا تیمارداری یا معاش کے لیے داخل ہونا جائز ہے جب کہ تصویر ہٹا

دینے پر قدرت نہ ہو اور وہاں بقدر ضرورت بیٹھنا جائز ہے۔ اگر تصاویر ہٹانے یا اکھاڑنے یا خراب کرنے پر قدرت حاصل ہو اور جھگڑے کا اندیشہ نہ ہو تو ایسا کرنا واجب ہے۔ روپیہ، پیسہ اور ٹکٹوں وغیرہ پر چھوٹی تصویروں کے ہونے کے باوجود بحالت مجبوری ورواج ان کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (ایضاً ص ۵۴۔۵۸)

جدید لباس کے احکام

مردوں کا نیکر پہننا گناہ کبیرہ ہے۔ عورتوں کا چست اور باریک لباس پہننا جس سے بدن کی ساخت نظر آئے یا اعضائے ستر صحیح سے نہ ڈھکیں گناہ کبیرہ ہے۔ اسی طرح ایسی دھوتی جو کھلی ہو اور ستر پوشی صحیح طرح سے نہ ہو پہننا گناہ کبیرہ ہے۔

(ایضاً ۵۸، ۵۹ بحوالہ گناہ بے لذت)

بندوق کی گولی سے شکار کے مسائل

بندوق کی گولی سے کوئی جانور زخمی ہو کر قبل ذبح مرجائے تو وہ ایسا ہے جیسے پتھر یا لاٹھی سے مارنے سے مرجائے جو "موقوذہ" کہا جاتا ہے اور حرام ہے البتہ مرنے سے پہلے ذبح کرلیا جائے تو حلال ہو جائے گا نوکدار گولی کا شکار بھی بغیر ذبح کیے حلال نہیں۔ (ایضاً ص ۶۱، ۶۲)

انگریزی دواؤں کا استعمال

دوا وعلاج کے لیے حرام چیزوں کا استعمال اس شرط سے جائز ہے کہ اس دوا کے استعمال سے شفاء ہو جانا عادتاً یقینی ہو اور کوئی حلال دوا اس کے نعم البدل نہ ہو۔ (عالمگیری)

ہومیو پیتھک اور انگریزی دواؤں میں الکحل استعمال ہوتی ہے وہ دیگر اجزاء وادویات اور کیمیکلز کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے اور بہت قلیل ہوتی ہے، لہٰذا امام اعظم وامام ابو یوسف کے فتاویٰ کے مطابق بوقت ضرورت بقدر ضرورت نشہ آور نہ ہونے کے باعث جائز ہو جاتی ہے۔

(مقالات سعیدی، ص ۵۱۶، علامہ غلام رسول سعیدی، فرید بک اسٹال لاہور ۱۹۸۲ء)

حقہ یا پائپ وغیرہ پینا

یہ ایک دوا ہے اور بلا کراہت جائز ہے مگر اس میں بدبو کی وجہ سے مسجد جاتے وقت منہ صاف کر لے۔ (ایضاً ص ۶۲ بحوالہ مجالس حکیم الامت ج ۲ ص ۲۷۸) اس طرح تمبا کو اور پائپ وغیرہ کا بغرض دوا استعمال اس صورت میں جائز ہے جب کہ نشہ عقل خبط نہ کر دے اور شوقیہ نا جائز ہے۔

حکومت کا غذائی کنٹرول

جب کسی ملک میں اقتصادی حالات ایسے خراب ہو جائیں کہ اگر حکومت نظم قائم نہ کرے تو بہت سے لوگ اپنی ضروریات زندگی سے محروم رہ جائیں تو حکومت ایسی چیزوں کو اپنے نظم اور کنٹرول میں لے سکتی ہے اور غلہ کی مناسب قیمت مقرر کر سکتی ہے۔ (ایضاً ص ۶۴)

پرائز (انعامی) بانڈ

''اسلامی نظریاتی کونسل'' نے انعامی بانڈ کو جائز قرار دیا ہے اور انعامی بانڈ کو اموال باطنہ میں شمار کیا ہے جن پر صاحب نصاب از خود زکوۃ ادا کرتا ہے۔ انعامی بانڈ کے علاوہ دوسری مالی دستاویزات مثلاً این آئی ٹی یونٹس NIT UNITS، حصص SHARES، سیونگ سرٹیفیکیٹس SAVING CERTIFICATES، سرکاری بانڈز، انشورنس پالیسیاں، ڈیپازٹ سرٹیفیکیٹس وغیرہ ان تمام اشیاء کی زکوۃ ہر صاحب دستاویز سے متعلقہ محکمہ منہا کرے گا۔ (بلا سود بنکاری، پروفیسر محمد طاہر القادری، ادارہ منہاج القرآن، لاہور ۱۹۸۵ ص ۴۱، ۴۲)

مختلف اقسام کی لاٹری

ہر قسم کی وہ لاٹری جس میں کسی شخص کا سرمایہ ڈوب جائے، جوئے (قمار) کے حکم میں ہے اور حرام ہے۔ (بحوالہ جواہر الفقہ ج ۲، ص ۳۴۹)

سٹہ

سٹہ کا سارا کاروبار سٹہ ہی ہے، بنص قرآنی حرام ہے، اس کے کاروبار میں کسی قسم

کی اعانت بھی حرام ہے۔ (ایضاً ص ۲۸ بحوالہ ایضاً ص ۳۵۰)

قسطوں پر سامان بیچنے کا کاروبار

بیع میں نقد اور ادھار کی صورت میں علیحدہ علیحدہ قیمتیں مقرر کرنے کی مندرجہ ذیل چار صورتیں ہیں۔

ا۔ زید کوئی چیز ادھار فروخت کرتا ہے اور سب کو معلوم ہے کہ وہ دوسرے نقد فروخت کرنے والوں کے مقابلہ میں گراں فروش ہے۔

ب۔ زید اعلانیہ کہتا ہے کہ اس کے سامان کی نقد قیمت ۱۰۰ روپے اور ادھار ۱۲۰ روپے ہے۔

ج۔ زید سامان قسطوں پر فروخت کرتا ہے اور ایسے سامان کو جس کی نقد قیمت عام طور پر سو روپیہ ہے، دس روپیہ ماہانہ کی بارہ قسطوں (۱۲۰ روپے) میں فروخت کرتا ہے۔ قسطوں کی ادائیگی کی صورت میں قسطوں میں اضافہ نہیں کیا جاتا۔

د۔ زید قسطوں پر مال فروخت کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ اگر کوئی فرد پوری رقم یک مشت ادا کرے تو اسے بیس فیصد تک رعایت دی جاسکتی ہے۔

نقد اور ادھار کی قیمتوں کے فرق کی یہ جس قدر صورتیں ہیں وہ سب جائز ہیں کیوں کہ بائع کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی چیز کی جس قدر مناسب سمجھے قیمت مقرر کرے اور ادھار اور نقد کا یہ فرق سود میں نہیں آتا۔ اگر ایک شخص یوں کہے کہ اس کپڑے (یا کوئی بھی چیز) کو دس روپے میں نقد لو یا بیس روپے میں ادھار لو تو اس صورت میں یہ بیع "تردد فی الصفقة اور ثمن کے مجہول" ہونے کی صورت میں ناجائز ہوگی کیوں کہ اب معین نہیں رہا ہے کہ اس کی قیمت دس روپیہ ہے یا بیس روپیہ ہے کیوں کہ وہ اس قیمت کو "یا" کی صورت میں بیان کررہا ہے اور جب وہ الگ الگ قیمت بیان کرے اور کہے کہ اس کی نقد قیمت دس روپیہ ہے "اور" ادھار قیمت بیس روپیہ تو ہر ایک سودے کی قیمت معین ہے اور یہ نقد اور ادھار کے دو الگ الگ سودے ہیں

لہٰذا جائز ہیں اور دو سودے ایک سودے میں نہیں ہیں۔

(مقالات سعیدی، غلام رسول سعیدی، فرید بک اسٹال لاہور، ۱۹۸۲ء ص ۴۶۸، ۴۶۹)

نرسوں کا رواج اور عورتوں کی ملازمت

اسلامی اقدار کو اپنانے اور علاج کو شرعی لباس پہنانے کے لیے ضروری ہے کہ نرسنگ کے لیے مردانہ ہسپتال میں عورتوں کے بجائے مردوں سے کام لیا جائے۔ (ایضاً ص ۵۱۷)

اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر کمانا فرض نہیں کیا ہے بلکہ ان کے نان، نفقہ اور سکنہ کی ذمے داری ان کے شوہروں، والد اور بھائیوں وغیرہ پر رکھی ہے البتہ شدید ضرورت اور مجبوری کے عالم میں فقہا نے ان کو ملازمت کرنے کی اجازت دی ہے وہ بھی اس طرح کہ گھر سے باہر باپردہ نکلیں اور شرعی احکام کی پابندی کریں۔ شوقیہ، وقت پاس کرنے، فیشن میں، ماڈرن کہلانے کے لیے یا کاسمیٹکس اور سامانِ تعیّشات کے اخراجات نکالنے کی غرض سے ملازمت کرنا سخت گناہ ہے اور احادیث میں ایسے مردوں کو دیّوث (بے غیرت) کہا گیا ہے جو اپنی عورتوں کو بے پردہ پھرنے دیں اور اس کا سخت گناہ اور عذاب ہے۔

ملاقات کے احکام

اگر کوئی شخص کسی سے ملاقات کے لیے جائے تو صاحب خانہ پر اس سے ملاقات کرنا فرض ہے کیوں کہ یہ "حق العبد" ہے۔ اگر آنے والا نزدیک رہتا ہے اور صاحب خانہ مصروف ہے تو وہ اس سے خود ملنے کا کہہ سکتا ہے یا دوبارہ آنے کا کہلوا سکتا ہے۔ اور اگر آنے والا دور یا دوسرے شہر سے آئے یا قریب سے آنے والا شدید ضرورت (ایمرجنسی) کے لیے آیا ہے تو صاحب خانہ کو اپنا سب کام چھوڑ کر اس سے ملنا فرض ہے۔ اگر صاحب خانہ نماز پڑھا رہا ہے تو نماز مختصر کر کے اس سے ملے اور اگر تسبیحات یا اوراد و وظائف میں مشغول ہے تو درود شریف پڑھ کر اسے منقطع کرے اور آنے والے سے ملاقات کر کے اس کا مسئلہ حل کرے اور

بعد میں درود شریف پڑھ کر اپنے اذکار وہیں سے پورے کرے جہاں سے منقطع کیے ہوں۔ تکلفات وریاکاری کے لیے یا اپنی اہمیت جتانے کے لیے ملاقات کے اوقات مقرر کرنا اور آنے والے کو بغیر ملے بھگا دینا خلاف سنت اور گناہ ہے۔

بحری جہاز پر سفر کے مسائل

۱۔ بحری جہاز یا ہوائی جہاز کے ملازمین بھی مسافر ہوں گے جبکہ وہ ساڑھے ستاون (۵۷ء۵۰) میل سے زائد کے سفر کی نیت سے بندرگاہ سے یا ہوائی اڈے سے روانہ ہوں۔ اس دوران اگر شہر کی حدود سے نکلتے ہی کسی فرض نماز کا وقت ہو گیا تو اسے قصر کر کے پڑھیں گے جب کہ سفر سے واپسی پر شہری حدود میں داخل ہوتے ہی پوری نماز پڑھیں گے۔ خواہ جہاز برتھ یا اڈے پر کھڑا رہے۔

۲۔ بحری سفر پر اگر جہاز پر رمضان کے مہینے کے فرض روزے رکھیں تو ۲۹ یا ۳۰ کا حساب اس ملک سے لگایا جائے گا جس ملک کے حدود میں جہاز سفر کر رہا ہے۔ اگر تیس روزے رکھ چکیں اور ایسی جگہ پہنچیں جہاں رمضان کا مہینہ ہے تو مزید روزے نہیں رکھیں گے۔ اس کے برخلاف اگر ۲۸ ویں روزے کو کہیں پہنچیں جہاں عید ہو تو روزہ نہیں رکھیں گے اور بعد میں ایک یا دو روزے قضاء کریں گے جس حساب سے وہاں عید ہوئی ہے۔

۳۔ مسافر پر جمعہ اور عیدین کی نمازیں واجب نہیں ہیں نہ ہی قربانی واجب ہے۔ البتہ روزوں کا فطرہ واجب ہے۔ اگر بحری سفر کے دوران جہاز کسی ایسے ملک میں لنگر انداز ہو جہاں عید ہو اور نماز عید با جماعت پڑھنے کو مل سکتی ہو تو شہر میں جا کر نماز عید ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں البتہ دوران سفر روزے مکمل رکھنے کے بعد نماز عید انفرادی یا اجتماعی طور پر پڑھنا واجب ہے۔ اتنی رقم پاس ہو اور مستحق بھی مل جائے تو سفر ہی میں روزوں کا فطرہ ادا کریں ورنہ خشکی پر پہنچ کر فطرہ ادا کریں۔

۴۔ بحری جہاز اپنے وطن یا کسی اور ملک میں لنگر انداز ہو تو اس پر خرید و فروخت کرنا اور اس کے بعد مال کو شہر تک لے جانے کے لیے ملکی قوانین کے خلاف مختلف ایجنسیوں کو رشوت دینا حرام ہے۔ (مفتی عبدالعزیز حنفی، دارالعلوم فاروق اعظم بلاک ۱۳، فیڈرل بی ایریا کراچی)

۵۔ جو لوگ ساحلی شہر میں مقیم ہیں وہ جہاز پر سفر کے وقت قصر کریں گے اور جو لوگ دوسرے شہروں مین ۵۰ء۵۷ میل سے زائد سفر طے کر کے آئیں اور ان کی سفر شرعی کی نیت ہو تو وہ مسافر کی حیثیت سے ساحلی شہر میں اور جہاز کی برتھ پر بھی قصر کریں گے۔ اگر اس دوران انہوں نے کہیں اقامت کی نیت کر لی تو پھر قصر نہیں کریں گے۔

(صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین، جلد ۲، غلام رسول سعیدی، فرید بک اسٹال لاہور ۱۹۸۸)

۶۔ اگر سفر میں بحری جہاز پر کسی کا انتقال ہو جائے تو اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی اور اسے کفن دے کر پانی میں (پتھر باندھ کر) ڈبو دیا جائے گا۔ جبکہ خشکی کا کنارہ کہیں نزدیک نہ ہو۔ (بہار شریعت، جلد ۴، باب کفن و دفن جنازہ، ص ۱۶۲۔ بحوالہ ردالمحتار)

۷۔ کسی بھی شخص کو اپنی بیوی سے چار ماہ سے زائد عرصہ دور گزارنا جائز نہیں اگر اس سے زائد عرصہ ملازمت کی وجہ سے لگ جائے تو بیوی سے اس کا حق معاف کرائے، چاہے جانے سے پہلے یا واپس آ کر۔

پوسٹ مارٹم کے جواز اور عدم جواز کی صورتیں

جب پوسٹ مارٹم کے ذریعہ کسی بے قصور کی جان بچانے کا مسئلہ (مثلاً عورت کے پیٹ میں بچہ ہو یا کسی کی گواہی دینی ہو) تو پوسٹ مارٹم جائز ہی نہیں بلکہ ضروری ہے۔

سرجری کی مشق کے لیے جانورں اور غیر مسلم اموات کو استعمال کرنا جائز ہے۔

مسلمان مردوں پر سرجری کی مشق کرنا جائز نہیں۔ اس کے بجائے پلاسٹک موڈلز استعمال کرنا چاہیے۔ میڈیکل چیک اپ رپورٹ کے ذریعے زانی پر جرم ثابت کرنا بھی جائز ہے۔

(شرح صحیح مسلم، جلد ثانی، ص ۸۶۲، ۸۲۸)

ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا جواز اور عدم جواز

☆حسب ذیل صورتوں میں ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعہ عمل تولید شرعاً جائز ہے۔

(الف) شوہر میں تولیدی جرثومے ہوں لیکن وہ کسی بیماری کی وجہ سے عمل تزویج پر قادر نہ ہو ایسی صورت میں شوہر کے تولیدی جرثومے اور بیوی کے انڈے ٹیوب میں ملاپ کے بعد ولادت کے لیے اس کی بیوی کے رحم میں ان انڈوں کو رکھنا جائز ہے۔

(ب) شوہر میں تولیدی جرثومے بھی ہوں اور وہ عمل تزویج پر بھی قادر ہو مگر کسی خرابی کے باعث وہ تولیدی جرثومے نسوانی جالی میں نہ پہنچ سکیں اس صورت میں بھی شوہر کے جرثوموں اور بیوی کے انڈوں کو لے کر ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا عمل کرنا اور بعد میں بیوی کے رحم میں منتقل کرنا جائز ہے۔

(ج) نسوانی نالی سکڑ جائے یا اس میں انفیکشن ہو یا کوئی اور خرابی ہو جس کی وجہ سے کاشت شدہ (Fertilized) انڈے رحم کی طرف سفر نہ کر سکیں ایسی صورت میں مرد کے جرثوموں اور اس کی بیوی کے انڈوں کا ٹیسٹ ٹیوب میں ملاپ کرانا اور خلیات میں منتقل کرانے کے بعد بیوی کے رحم میں رکھنا جائز ہے۔

(د) بیوی کے رحم کی ساخت میں کوئی ایسی خرابی ہو جس کی وجہ سے مرد کے جرثومے بیوی کی نسوانی نالی میں نہ پہنچ سکیں پھر بھی دونوں کے مادوں کا ٹیوب میں ملاپ کرانا جائز ہے۔

فقہاء اسلام نے اس کو جائز قرار دیا ہے کہ بغیر مجامعت کے مرد کے پانی کو اس کی بیوی کی اندام نہانی میں پہنچا دیا جائے، جس سے عورت حاملہ ہو جائے، یہ عمل اگر چہ نادر ہے لیکن اس سے نسب ثابت ہو جائے گا اور یہ بعینہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا جزئیہ ہے۔

(شرح صحیح مسلم، جلد۳، شارح علامہ غلام رسول سعیدی، ص ۹۴۷،۹۳۶)

☆حسب ذیل صورتوں میں ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعے ولادت شرعاً جائز نہیں۔

(الف) شوہر عمل تزویج پر قادر ہو لیکن اس کے جرثوموں میں تولیدی صلاحیت نہ ہو یا سرے سے جرثومے نہ ہوں اس صورت میں ''کسی اور مرد'' کے جرثوموں اور بیوی کے انڈوں میں ملاپ کرایا جائے اور بعد میں ان کو بیوی کے رحم میں منتقل کر دیا جائے۔

(ب) عورت کے رحم میں ایسی خرابی ہو جس کی وجہ سے اس میں بچہ بننے کا عمل نہ ہوتا ہو۔ ایسی صورت میں شوہر کے جرثوموں اور بیوی کے انڈوں کا ملاپ ٹیوب میں کرایا جائے اور بعد میں ''کسی اور عورت'' کے رحم میں اس مادے کو منتقل کیا جائے جو اس بچے کو جنم دے۔

(ج) عورت کا وہ عضو (Ovary) نہ ہو۔

(د) عضو (Ovary) میں پیدائشی خرابی ہو، جس کی وجہ سے انڈے خارج نہ ہوں۔

(ہ) عضو میں رسولی ہو۔

ان آخری تینوں صورتوں میں ''کسی دوسری عورت'' کے انڈے حاصل کر کے ان کا مرد کے جرثوموں کے ساتھ ٹیوب میں ملاپ کرانا۔ یہ تینوں صورتیں اس لیے ناجائز ہیں کہ مرد اپنے جرثوموں کا اس عورت کے انڈوں سے ملاپ کرا رہا ہے جو اس کی منکوحہ نہیں۔
(شرح صحیح مسلم، ج ۳، ص ۹۳۸، کتاب الرضاع)

کاروبار کے مختلف طریقے

☆ مندرجہ ذیل اقسام کے کاروبار (خرید و فروخت) جائز ہیں۔

۱۔ بیع تعاطی یعنی خریدار کہے کہ میں نے یہ چیز خریدی اور بیچنے والا کہے کہ میں نے یہ چیز بیچی یا بیچنے والا خریدار کو وہ چیز دے اور خریدنے والا اس کی قیمت دے دے۔

۲۔ نیلام کی بیع جائز ہے۔ بیع سلم (ادھار بیع) جائز ہے۔

۳۔ کرنسی نوٹ کی بیع کمی یا زیادتی کے ساتھ جائز ہے مثلاً دس روپے کا نوٹ آٹھ روپے یا پندرہ روپے میں بھی بیچا جا سکتا ہے۔ اسی طرح ہنڈی کی بیع یوں جائز ہوگی کہ بائع اس دستاویز

کی رقم خریدار سے وصول کرنے کے لیے بینک کو وکیل بنائے اور بینک کو اس کی اجرت ادا کرے، پھر ہنڈی کی ساکھ پر بینک سے قرض حاصل کر لے مثلاً ایک ہزار روپے کی ہنڈی ہے تو اس کی ضمانت پر بینک سے نوسو یا نوسو پچاس روپے قرض حاصل کرے، اب یہ دو الگ الگ معاملے ہیں ایک معاملہ اجرت پر بینک کو وکیل بنانا ہے اور دوسرا معاملہ ہنڈی کی ساکھ پر بینک سے قرض لینا ہے اور یہ شرعاً جائز ہیں۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ ایک معاملہ دوسرے معاملے کے ساتھ مشروط نہ ہو مثلاً بائع کہے میں بینک کو وکیل تب بناؤں گا جب وہ مجھے اتنی رقم دے گا یا بینک کہے کہ میں قرض تب دوں گا جب مجھے اتنی اجرت پر وکیل بناؤ کیوں کہ یہ بیع در بیع اور قرض میں منفعت کی شرط کی وجہ سے باطل ہے۔

۴۔ جو ٹکٹ کسی معین شخص کے نام نہیں ہوتے جیسے عام ریل کے ٹکٹ یا ڈاکخانے کے ٹکٹ ان کو خریدنے کے بعد استعمال سے پہلے دوسرے شخص کے ہاتھ فروخت کرنا جائز ہے۔ استعمال شدہ ٹکٹوں کو فروخت کرنا یا دوبارہ استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

۵۔ امپورٹ لائسنس اور روٹ پرمٹ عام اجازت نامے نہیں ہوتے ہیں بلکہ یہ کسی خاص شخص یا خاص ادارے کے لیے تجارت یا گاڑی چلانے کی اجازت ہوتی ہے۔ اس کی دوسرے شخص کو بیع جائز نہیں ہے اس سے فائدہ اٹھانے کی جائز صورت یہ ہے کہ جس شخص کے نام تجارتی لائسنس ہے وہ کسی تاجر کو اپنا وکیل بنادے (Power of Attorney) دے دے اور وکیل اصل شخص کے نام پر مال منگوائے اور اس کو فروخت کرے اور جو نفع حاصل ہو وہ اصل حامل لائسنس کو دے اور اصل شخص وکیل کو حق خدمت ادا کرے جو پہلے سے طے کر لیا جائے۔ یہ حق خدمت لم سم بھی دیا جا سکتا ہے اور نفع کے تناسب سے بھی دیا جا سکتا ہے۔ روٹ پرمٹ میں بھی یہی طریقہ اختیار کیا جائے۔

۶۔ مصنف کا اپنے مسودے کو بیچنا شرعاً جائز ہے۔ خواہ اس مسودے کی یکمشت قیمت لے یا

مثلاً یہ مقرر کرے کہ جب تک کتاب چھپتی رہے گی وہ اس کی لکھی ہوئی قیمت کا چوتھائی وصول کرتا رہے گا۔ ہمارے ہاں (پاکستان میں) عام قانون یہی ہے۔ البتہ کسی شخص کا کسی کتاب کو چوری چھپے اصل ادارے کا نام سے چھاپنا جھوٹ اور دھوکا دہی کی وجہ سے جائز نہیں ہے۔

۷۔ درختوں پر لگے ہوئے پھلوں کو بیچنا اور خریدنا جائز ہے۔ اگر چہ وہ پکے ہوئے نہ ہوں۔ البتہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک ظہور صلاحیت سے پہلے بیع ناجائز ہے۔

۸۔ تازہ کھجوروں کی بیع چھواروں کے بدلہ جب کہ برابر برابر اور نقد ہو تو دینا جائز ہے۔

۹۔ زمین یا مکان کو، نقد رقم، سونے، چاندی اور دیگر اشیائے متقومہ کے عوض کرائے پر دینا جائز ہے۔

☆ مندرجہ ذیل اقسام کے کاروبار ناجائز ہیں۔

ا۔ بیع ملامسہ (اس شرط کے ساتھ کہ چیز چھونے سے خریدنا لازم ہوگا)، بیع منابذہ (یعنی کسی چیز کے پھینک دینے سے خریدنا لازم ہوگا)، بیع حبل الحبلہ (یعنی جانور کے پیٹ کے بچے کی فروخت جس کا پیدا ہونا بھی یقینی نہ ہو)، بیع غرر (دھوکہ کی بیع)، معدوم چیزوں کی بیع، جس چیز کے دینے پر بائع قادر نہ ہو۔ جس چیز پر بائع قادر نہ ہو۔ سمندر یا دریا میں مچھلیوں کی بیع، جانوروں کے تھنوں میں دودھ کی بیع، غلہ کی ڈھیر کی بیع جس کی مقدار مجہول ہو، کسی غیر متعین کپڑے یا غیر متعین جانور کی بیع، یہ سب ناجائز ہیں۔

۲۔ بیع پر بیع اور نرخ پر نرخ بھی ناجائز ہے مثلاً کسی شخص نے مدت خیار میں کوئی چیز خریدی، اس سے کوئی شخص کہے کہ اس بیع کو فسخ کر دو، میں تم کو یہ چیز اس سے کم قیمت پر فروخت کروں گا، یہ حرام ہے یا خریدار کہے تم اس بیع کو فسخ کر دو میں تم کو اس چیز کی اس سے زائد قیمت دوں گا۔ یہ بھی حرام ہے۔ قیمت طے ہو جانے کے بعد کوئی شخص بائع سے کہے کہ میں زیادہ قیمت دوں گا تو یہ بھی حرام ہے۔

۳۔ دیہاتی سے اس راستے میں جب کہ وہ شہر مال فروخت کرنے آرہے ہوں، مال خریدنا ناجائز نہیں۔ البتہ اگر شہر میں قحط نہ ہو یا شہریوں کو اس سے نقصان نہ ہو تو جائز ہے۔

۴۔ بیع قبل القبض (یعنی کسی منقول چیز کو قبضہ میں لینے سے پہلے بیچنا) جائز نہیں، البتہ زمین کی بیع قبل القبض جائز ہے۔

۵۔ ایک ہی جنس کی چیزوں کی مجازفۃً (بغیر ناپ تول کے اندازاً) بیع احتمال ربٰو (سود) کی وجہ سے حقیقتاً ربٰو کی طرح ناجائز ہے۔

۶۔ پگڑی کی بیع یعنی کرائے کے مکان یا دوکان پر قبضہ دینے کے عوض رقم وصول کرنا جائز نہیں۔

۷۔ مزابنہ (تازہ پھلوں کی اسی جنس کے خشک، پھلوں کے عوض پیمانوں سے بیع کرنا)، محاقلہ (کھیت کی فصل کی اسی جنس کے خشک اناج کے عوض پیمانوں سے بیع کرنا)، مخابرہ (زمین کو بٹائی پر اس طرح دینا کہ ایک شخص کی زمین ہو اور دوسرا شخص کھیتی باڑی کرے اور پیداوار کی پہلے سے طے شدہ حصے کے مطابق تقسیم کر لی جائے اس کو مزارعیت بھی کہتے ہیں۔ جب بیج زمین کے مالک کا ہو اور اگر بیج عامل کا ہو تو یہ مخابرہ ہے۔ (اس کے حکم میں اختلاف ہے)۔ معاومہ (درختوں کے پھلوں کو چند سالوں کے لیے فروخت کر دینا) ناجائز ہے۔

(شرح صحیح مسلم، ج ۴، کتاب البیوع، علامہ غلام رسول سعیدی، فرید بک اسٹال لاہور، ۱۹۹۰)

دیوالیہ (مفلس) کے احکام

جب کسی شخص پر بہت سے قرض واجب ہو جائیں تو جب قرض خواہ مفلس کے تصرفات پر پابندی کا مطالبہ کریں تو قاضی اس کے تصرفات پر پابندی لگا دے اور اس کو خرید و فروخت، اقرار اور دیگر تصرفات سے روک دے اور اگر مفلس اپنے مال کو فروخت نہ کرے یا قرض خواہوں میں مال کو حصہ رسد کے اعتبار سے تقسیم نہ کرے تو قاضی اس کے مال کو خود

فروخت کر دے صرف اس کا ایک جوڑا کپڑوں کا چھوڑ کر، اور اس رقم سے قرض خواہوں کو ان کے حصہ رسد کے اعتبار سے تقسیم کر دے۔

اگر کسی مفلس کے پاس کوئی مال نہ ہوتو قاضی وحاکم اس کو ہر اس قرض کے عوض قید کرے گا جس کا وہ کسی عقد کے ساتھ التزام کرے مثلاً مہر یا کفالت، قید سے رہا ہونے کے بعد حاکم اس کے اور قرض خواہوں کے درمیان حائل نہ ہو بلکہ قرض خواہ اس کو پکڑے رکھیں اور اس کو تصرفات سے منع کریں اور اس کی فاضل آمدنی سے آپس میں حصہ رسد کے اعتبار سے تقسیم کرلیں۔ (شرح صحیح مسلم، ج۴، ص۲۷۹)

کرنسی نوٹوں کا تبادلہ

ایک ہی ملک کے کرنسی نوٹ ایک ہی جنس ہیں لہٰذا ان کا برابری کے ساتھ تبادلہ ہوگا۔ جب کہ غیر ممالک کی کرنسیاں مختلف الاجناس ہیں اس لیے انہیں کمی بیشی کے ساتھ تبادلہ جائز ہے۔ (شرح صحیح مسلم، ج۴، کتاب المساقاۃ، ص۲۶۷)

کتابیات برائے مزید تفصیلی حوالہ جات

۱۔ بلاسود بنکاری، پروفیسر محمد طاہر القادری، مرکزی ادارہ منہاج القرآن لاہور
۲۔ نفاذ حدود میں شبہات کا اثر، ڈاکٹر انور محمود یوسف، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
۳۔ رسائل رضویہ ج ۱،۲، امام احمد رضا خان بریلوی، مکتبہ حامدیہ لاہور
۴۔ حک العیب، امام احمد رضا خان بریلوی، نوری کتب خانہ لاہور
۵۔ الکشف الشافیہ، امام احمد رضا خان بریلوی، نوری کتب خانہ لاہور
۶۔ فیصلہ ھفت مسئلہ، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، راشد کمپنی دیوبند
۷۔ مسئلہ سیاہ خضاب، علامہ محمد شفیع اوکاڑوی، نوری کتب خانہ کراچی۔
۸۔ مقالات سعیدی، علامہ غلام رسول سعیدی، فرید بک اسٹال لاہور
۹۔ فتاویٰ رضویہ ج ۱ تا ۱۱، امام احمد رضا خان بریلوی، مکتبہ رضویہ اور مدینہ پبلشنگ کراچی
۱۰۔ فقہ اسلامی اور دور جدید کے مسائل، مجیب اللہ ندوی، دار الکتاب لاہور
۱۱۔ شریعت اسلامی اور خاندانی منصوبہ بندی، ابوشہاب رفیع اللہ، ادارہ تحقیقات اسلامی راولپنڈی
۱۲۔ بیمہ زندگی، ابوسلمان الہندی، مکتبہ سعیدیہ کراچی
۱۳۔ اسلام کی اقتصادی پالیسی، محمد نجات اللہ صدیقی، اسلامک پبلیکیشنز لاہور
۱۴۔ انسانی اعضاء کی پیوندکاری، مفتی محمد شفیع، دار الاشاعت کراچی
۱۵۔ گناہِ بےلذت، مفتی محمد شفیع، انجمن فلاح المسلمین کراچی
۱۶۔ تصویر کے شرعی احکام، مفتی محمد شفیع، ادارہ المعارف کراچی
۱۷۔ جدید مسائل کے شرعی احکام، مفتی محمد شفیع، دار الاشاعت کراچی
۱۸۔ اسلام اور خاندانی منصوبہ بندی، شاہ محمد جعفر پھلواری، فیملی پلاننگ ایسوسی ایشن آف پاکستان لاہور
۱۹۔ اسلام اور قرنیہ کی پیوندکاری، افتخار حسین، پاکستان آئی بینک سوسائٹی کراچی
۲۰۔ المباح والمحظور اول ودوم، سید محمود احمد رضوی، مکتبہ رضوان لاہور
۲۱۔ ضبط تولید کی شرعی حیثیت، مفتی محمد یوسف، اسلامک پبلی کیشنز لاہور
۲۲۔ الکفل الفقیہ الفاھم، امام احمد رضا خان، نوری کتب خانہ لاہور
۲۳۔ بہار شریعت اول تا ہستم، مفتی امجد علی، مکتبہ رضویہ کراچی
۲۴۔ یاایھا الناس (خاندانی منصوبہ بندی) سید عبدالمجید حسینی، انجمن پریس کراچی
۲۵۔ لاؤڈ اسپیکر، مفتی محبوب رضا خان، برکاتی، پبلیشرز کراچی

معذوروں

اور

مسافروں

کی

نماز

عرضِ مُؤلف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَذُرِّیّٰتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاتبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

موجودہ دور میں نماز کی بے شمار کتب موجود ہیں اور کتب فقہ بھی اچھی خاصی تعداد میں دستیاب ہیں۔ ''نماز'' کی کتب میں نماز پنج گانہ، طہارت کے مختصر ضروری مسائل، مسنون دعائیں اور چھ کلمے وغیرہ ملتے ہیں۔ جب کہ ''کتب فقہ'' اپنی زبان اور ضخامت کے باعث عوام الناس کے استفادے کے لیے زیادہ آسان نہیں ہیں، خصوصاً مسافروں اور معذوروں کے لیے علیحدہ اور آسان زبان میں مسائل شرعیہ پر کوئی کتاب میسر نہیں۔

لہٰذا میرے والد محترم جناب عظیم الدین صدیقی صاحب نے مجھے معذوروں اور مسافروں کی نماز کے مسائل کے بارے میں ایک کتاب لکھنے کے لیے کہا اور میں ان کے اس حکم کی تعمیل کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ آمین۔

ناصر الدین
شوال ۱۴۱۰ھ / اپریل ۱۹۹۰ء

مسافر کی تعریف

احناف کے نزدیک مسافر وہ شخص ہے جو تین دن کا سفر پیدل یا اونٹ پر کرے، ان ایام میں حضرت عبداللہ ابن عمر و حضرت عبداللہ ابن عباس و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم چار برد (سولہ فرنخ یعنی اڑتالیس شرعی میل) کا سفر طے کرتے تھے اور نماز قصر کرتے تھے اور روزہ نہیں رکھتے تھے۔(۱)۔ موجودہ دور میں یہ مسافت ۹۸.۷۳۴ (اٹھانوے اعشاریہ سات سو چونتیس) کلومیٹر طے کرنے والا مسافر ہوگا، شہر سے نکلنے کے بعد۔ بعض ائمہ کے نزدیک سفر کی مسافت ۵۴ شرعی میل (۶۱ ر انگریزی میل) ہے جب کہ امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کی تحقیق کے مطابق متواتر ۵۷،۵۰ میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد مسافر کے احکام شرعیہ کا اطلاق ہوگا۔

قصر کی ابتداء و انتہا

ائمہ اربعہ (امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل علیہم الرحمہ) کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو شخص سفرِ شرعی کا ارادہ کر کے شہر کی حدود سے نکل جائے گا اس کے لیے نماز قصر ثابت ہو جائے گی اور جب واپس لوٹے گا تو شہر کی حدود شروع ہوتے ہی اس پر پوری نماز پڑھنا لازم ہوگا۔

مدّتِ قصر

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک مدّت قصر چار دن ہے اگر کوئی شخص چار دن یا اس سے زیادہ قیام کرے گا تو اس کو پوری نماز پڑھنی ہوگی۔ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک مدتِ قصر پندرہ دن تک ہے۔ اگر کوئی شخص پندرہ دن یا اس سے زائد قیام کا ارادہ کرے تو اس کو پوری نماز پڑھنی ہوگی۔(۲)

احکام و مسائل

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا. (سورہ النساء، آیت ۱۰۱)

ترجمہ: جب تم زمین میں سفر کروتو تم پر اس کا گناہ نہیں کہ نماز میں قصر کرو، اگر خوف ہو کہ کافر تمہیں فتنہ میں ڈالیں گے)

صحیح مسلم شریف، کتاب صلوٰۃ المسافرین میں حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "میں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ اللہ عزوجل نے تو یہ فرمایا ہے اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ط۔ (سورہ النساء، آیت ۱۰۱) لیکن اب تو لوگ امن میں ہیں تو انہوں نے فرمایا اس کا مجھے بھی تعجب ہوا تھا اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک صدقہ ہے جو اللہ نے تم کو عطا کیا اُس کا صدقہ قبول کرو۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی چار رکعتیں مدینہ میں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں۔" (متفق علیہ، کتاب صلوٰۃ المسافر)

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھائی حالاں کہ نہ ہماری اتنی زیادہ تعداد کبھی تھی اور نہ اس قدر امن۔" (ایضاً)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حضر و سفر دونوں میں نمازیں پڑھیں۔ حضر میں آپ ﷺ کے ساتھ ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعت اور سفر میں ظہر کی دو (فرض قصر) اور اس کے بعد دو رکعت اور

عصر کی دو (فرض قصر) اوراس کے بعد کچھ نہیں اور مغرب کی حضر وسفر میں برابر تین رکعتیں، سفر وحضر کسی کی نماز مغرب میں قصر نہ فرماتے اوراس کے بعد دورکعت (سنت)۔

(ترمذی جلد اول، کتاب صلوٰۃ المسافر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ "نماز دورکعت فرض کی گئی پھر جب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت فرمائی تو چار فرض کر دی گئی اور سفر کی نماز اسی پہلے فرض پر چھوڑی گئی۔" (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "اللہ عزوجل نے نبی کریم ﷺ کی زبانی حضر میں چار رکعتیں فرض کیں اور سفر میں دو اور خوف میں ایک (امام کے ساتھ)۔ (مسلم شریف، کتاب صلوٰۃ المسافر)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے نمازِ سفر کی دو رکعتیں مقرر فرمائیں اور یہ پوری ہے کم نہیں یعنی بظاہر دو رکعت کم ہوئیں مگر ثواب میں یہ دو ہی چار کے برابر ہیں۔" (سنن ابن ماجہ جلد اوّل کتاب صلوٰۃ المسافر)

مسئلہ۱۔ مسافر کے لیے نماز فرض میں چار رکعتوں کے بجائے قصر کر کے دو رکعت پڑھنے کی اجازت ہے اگرچہ اس کا سفر گناہ کی نیت سے بھی کیوں نہ ہو، جب تک کہ واپس اپنے شہر میں داخل نہ ہو یا آدھے مہینے تک (پندرہ دن) کے رہنے کی نیت کسی شہر یا گاؤں میں نہ کرے پھر اگر نیت کی مسافر نے آدھے مہینے (پندرہ دن) سے کم رہنے کی یا نیت کی اقامت کی مدت یعنی آدھے مہینے کے رہنے کی "دو جگہ" میں یا کسی شہر میں داخل ہوا اس ارادے پر کہ وہاں سے کل یا پرسوں چلا جائے گا مگر کسی وجہ سے دیر ہوگئی تو ان صورتوں میں قصر کرے اگرچہ اسی طرح ایک سال یا اس سے زائد گزر جائیں۔

مسئلہ۲۔ اگر لشکر اسلام دارالحرب میں داخل ہو یا دارالحرب (لڑائی و جنگ کا علاقہ) کے

قلعے کو گھیر لے یا باغیوں کو شہر کے باہر گھیر لیا تو ان سب صورتوں میں اگر چہ وہ سب اقامت کی مدت کی نیت کریں گے۔ مگر مقیم نہ ہوں گے۔ اس لیے کہ وہ اقامت کی نیت کرنے سے مقیم نہیں ہوتے مگر بنجارے لوگ (خانہ بدوش) اپنے خیمے میں اگر آدھے مہینے کے قیام کی نیت کریں گے تو وہ مقیم ہو جائیں گے اس لیے ان کی اقامت شہر کے باہر درست ہے اور جو بنجارے وغیرہ نہیں ان کی جنگل میں اقامت کی نیت صحیح نہیں۔

مسئلہ ۳۔ اگر مسافر نے فرض کی چاروں رکعتیں پوری پڑھیں۔ اور پہلے قعدے میں بیٹھا تو فرض اس کا ادا ہو گیا مگر گناہگار رہا کیونکہ اس نے اللہ کا صدقہ قبول نہیں کیا اور جو دو رکعتیں اس نے زائد پڑھیں وہ نفل ہو جائیں گی اور اگر پہلا قعدہ نہ کیا تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی کیوں کہ مسافر پر پہلا قعدہ فرض ہے۔

مسئلہ ۴۔ اگر مقیم نے امامت کی مسافر کی چار رکعتیں والی نماز میں تو مسافر اس وقت چار رکعتیں ادا کرے اور جماعت کے وقت کے بعد مقیم مسافر کی امامت نہ کرے کیوں کہ وقت میں مقیم کی تابعداری سے مسافر پر بھی چار رکعتیں فرض ہو جاتی ہیں اور وقت کے بعد مسافر کا فرض ہرگز نہیں بدلتا۔

مسئلہ ۵۔ اگر مسافر امام ہوا اور مقیم مقتدی تو مسافر قصر کرے اور مقیم پوری پڑھے اور مستحب ہے کہ مسافر کہہ دے کہ میں مسافر ہوں مقیم کی امامت نہ کرے جیسا کہ سنن ابوداؤد اور جامع ترمذی کی احادیث میں حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جو کسی قوم کی ملاقات کو جائے تو ان کی امامت نہ کرے اور یہ چاہیے کہ انہی میں سے کوئی شخص امامت کرے۔

مسئلہ ۶۔ اگر ایک شخص نے اپنے وطن اصلی (جہاں اپنے گھر والوں کے ساتھ مستقل سکونت ہو) کو چھوڑ کر دوسری جگہ وطن اصلی بنایا تو پہلا وطن اصلی باطل ہو جائے گا، اگر چہ دونوں وطن

کے درمیان مدت سفر کی مسافت ہو یا نہ ہو یہاں تک کہ اگر وہ شخص پہلے وطنِ اصلی میں داخل ہوا تو اقامت کی نیت کے بغیر مقیم نہ ہوگا مگر وطن اصلی سفر کرنے سے باطل نہیں ہوتا یہاں تک کہ مسافر اگر اپنے وطن اصلی میں داخل ہوا تو مقیم ہو جائے گا خواہ نیت نہ کرے، لیکن وطن اقامت کا یعنی جس جگہ پندرہ دن رہنے کی نیت کی ہو وہ باطل ہو جاتا ہے دوسری جگہ کے وطن اقامت سے مثلاً ایک شخص کا وطن اقامت کسی جگہ (کراچی) پر تھا پھر اس نے دوسری جگہ (گھارو) کو وطن اقامت کیا اور ان دونوں مقامات کے درمیان مدتِ سفر کی مسافت نہیں ہے تو اس صورت میں پہلی جگہ (کراچی) وطن اقامت نہ رہے گی یہاں تک کہ اگر وطن اقامت میں پھر داخل ہوا تو بغیر نیتِ اقامت کے مقیم نہ ہوگا اور اسی طرح سے اگر وطن اقامت سے سفر کرے یا اپنے اصلی وطن کی طرف جائے تو وطن اقامت باقی نہ رہے گا۔

مسئلہ ۷۔ سفر اور حضر دونوں قضا نمازوں کو نہیں بدلتے۔ اگر سفر کی قضا نمازوں کو حضر میں ادا کرے تو قصر کرے اور حضر (اقامت) کی قضا نمازوں کو سفر میں پڑھے تو قصر نہ کرے بلکہ پوری پڑھے۔ (۳)

مسئلہ ۸۔ کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں ایک دریا کا دوسرا خشکی کا۔ ان میں ایک دو دن کے سفر کا ہے اور دوسرا تین دن کا، تین دن والے سے جائے تو مسافر ہے ورنہ نہیں۔

(درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۹۔ کسی ولی نے تین دن کی راہ کو اپنی کرامت سے بہت تھوڑے زمانے میں طے کیا تو ظاہر یہی ہے کہ اس کے لیے مسافر کا احکام ثابت ہوں مگر امام ابن ہمام نے اس کا مسافر ہونا مستبعد فرمایا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰۔ صرف سفر کی نیت سے مسافر نہ ہوگا۔ بلکہ مسافر کا حکم اس وقت سے ہے کہ بستی کی آبادی سے باہر ہو جائے، شہر میں ہو تو شہر سے گاؤں میں ہو تو گاؤں سے اور شہر والے کے لیے

یہ بھی ضروری ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے متصل ہے اُس سے بھی باہر ہو جائے۔

مسئلہ۱۱۔ آبادی سے باہر ہونے سے مراد یہ ہے کہ جدھر جا رہا ہے اس طرف (سمت میں) آبادی ختم ہو جائے اگرچہ اس کی محاذات (اطراف) میں دوسری طرف ختم نہ ہوئی ہو۔ (غنیہ)

مسئلہ۱۲۔ اسٹیشن جہاں آبادی سے باہر ہوں تو اسٹیشن پر پہنچنے سے مسافر ہو جائے گا جب کہ مسافرت سفر تک جانے کا ارادہ ہو۔

مسئلہ۱۳۔ سفر کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ جہاں سے چلا وہاں سے تین دن کی راہ (مسافرتِ سفر) کا ارادہ ہو اور اگر دو دن کی راہ (مسافتِ سفر سے کم) کے ارادے سے نکلا وہاں پہنچ کر دوسری جگہ کا ارادہ ہوا کہ وہ بھی تین دن سے کم راستے کا ہے اسی طرح اگر ساری دنیا گھوم آئے تب بھی مسافر نہ ہوگا۔ کیوں کہ متصل تین دن کی راہ یعنی مسافتِ سفر ایک ارادے سے طے نہیں کی۔

مسئلہ۱۴۔ اگر قصر نماز کی پہلی دونوں یا ایک رکعت میں قرأت نہ کی تو نماز فاسد ہوگئی۔
(ہدایہ و عالمگیری)

مسئلہ۱۵۔ کافر تین دن کے راہ کے ارادہ سے نکلا دو دن بعد مسلمان ہو گیا تو اس کے لیے قصر ہے اور نابالغ تین دن کی راہ کے قصد سے نکلا اور راستہ میں بالغ ہو گیا۔ اب اسے جہاں جانا ہے تین دن کی راہ نہ ہو تو پوری نماز پڑھے۔ حیض والی پاک ہوئی اور اب سے تین دن کی راہ باقی نہ ہو تو پوری نماز پڑھے۔

مسئلہ۱۶۔ بادشاہ نے رعایا کی تفتیشِ حال کے لیے ملک میں سفر کیا تو قصر نہ کرے جب کہ پہلا ارادہ متصل تین منزل کا (مسافتِ سفر کا) نہ ہو اور اگر کسی اور غرض کے لیے ہو اور مسافتِ سفر ہو تو قصر کرے۔
(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۷۔ سنتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی البتہ خوف اور رواداری کی حالت

میں معاف ہیں اور امن کی حالت میں پڑھی جائیں گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ۱۸۔ اگر مسافر نے تین منزل پہنچنے سے پہلے واپسی کا ارادہ کرلیا تو مسافر نہ رہا اگرچہ جنگل میں ہو۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ۱۹۔ نیتِ اقامت صحیح ہونے کے لیے چھ شرائط ہیں:

☆ **شرائط اقامت:**

۱۔ چلنا ترک کرے، اگر چلنے کی حالت میں اقامت کی نیت کی تو مقیم نہ ہوا۔

۲۔ وہ جگہ اقامت کی صلاحیت رکھتی ہو، جنگل، دریا، غیر آباد ٹاپو (جزیرہ) میں اقامت کی نیت کی تو مقیم نہ ہوا۔

۳۔ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو، اس سے کم ٹھہرنے کی نیت سے مقیم نہ ہوگا۔

۴۔ یہ نیت ایک ہی جگہ ٹھہرنے کی ہو۔ اگر دو موضعوں میں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو۔ مثلاً ایک میں دس دن اور دوسرے میں پانچ دن تو مقیم نہ ہوگا۔

۵۔ اپنا ارادہ مستقل رکھنا یعنی کسی کا تابع نہ ہو اور

۶۔ اس کی حالت اس کے ارادے کے منافی نہ ہو۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ۲۰۔ مسافر راستے میں ہے اور ابھی شہر یا گاؤں میں نہیں پہنچا اور اقامت کی نیت کی تو مقیم نہ ہوا اور پہنچنے کے بعد نیت کی تو مقیم ہوگیا اگرچہ مکان کی تلاش میں پھر رہا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ۲۱۔ دو جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی اور دونوں مستقل ہوں جیسے مکّہ و منیٰ تو مقیم نہ ہوا اور ایک دوسرے کی تابع ہو جیسے شہر اور اس کی فنا تو مقیم ہوگیا۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ۲۲۔ اگر یہ نیت کی کہ ان دو بستیوں میں پندرہ دن ٹھہرے گا ایک جگہ دن میں رہے گا اور دوسری جگہ رات میں تو اگر پہلے وہاں گیا جہاں دن میں ٹھہرنے کا ارادہ ہے تو مقیم نہ ہوا۔ اور اگر پہلے وہاں گیا جہاں رات میں ٹھہرنے کا ارادہ ہے تو مقیم ہوگیا۔ پھر یہاں سے دوسری

بستی میں گیا جب بھی مقیم ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ۲۳۔ اگر کسی مسلمان کو قید کر کے کہیں لے جایا جائے تو وہ دریافت کر لے کہ کتنی مسافت اور کتنے دن کا سفر ہے پھر جو بتایا جائے اسی کے مطابق عمل کرے۔ اسی طرح جو شخص کسی دوسرے کی مرضی کا تابع ہو تو وہ اپنی نیت یا ارادے سے مسافر یا مقیم نہ ہوگا بلکہ جو اس کے حاکم یا نگران کی نیت ہوگی اسے بھی اُس کے مطابق عمل کرنا ہوگا۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ۲۴۔ جس پر تاوان لازم آیا وہ سفر میں تھا اور پکڑا گیا تو اگر نادار ہے تو قصر کرے اور مال دار ہے اور پندرہ دن کے اندر دینے کا ارادہ ہے یا کچھ ارادہ نہیں جب بھی قصر کرے اور اگر یہ ارادہ ہے کہ نہیں دے گا تو پوری پڑھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۲۵۔ اندھے کے ساتھ اگر اس کا نوکر ہے تو نابینا کی اپنی نیت کا اعتبار ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۲۶۔ جو سپاہی سردار کا تابع تھا اور لشکر کو شکست ہوئی اور سب متفرق ہو گئے تو اب تابع نہیں بلکہ اقامت و سفر میں خود اس کی نیت کا اعتبار ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۲۷۔ جس نے اقامت کی نیت کی مگر اس کی حالت بتاتی ہے کہ پندرہ دن نہ ٹھہرے گا تو نیت صحیح نہیں مثلاً حج کرنے گیا اور شروع ذی الحجہ میں پندرہ دن مکّہ معظمہ میں ٹھہرنے کا ارادہ کیا تو یہ نیت بیکار ہے کیوں کہ جب حج کا ارادہ ہے تو عرفات و منیٰ کو ضرور جائے گا پھر اتنے دنوں مکّہ معظمہ میں کیوں کر ٹھہر سکتا ہے اور منیٰ سے واپس ہو کر نیت کرے تو صحیح ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ۲۸۔ جو شخص کہیں گیا اور وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہیں مگر قافلہ کے ساتھ جانے کا ارادہ ہے جو پندرہ دن بعد روانہ ہوگا تو وہ مقیم ہے اگر چہ اقامت کی نیت نہیں۔ (درمختار) مثلاً کوئی شخص اندرونِ سندھ، پنجاب، سرحد یا بلوچستان سے کراچی اس لیے آئے کہ یہاں سے بحری جہاز یا ہوائی جہاز سے حج پر روانہ ہوگا اور یہاں پہنچ کر اسے معلوم ہو کہ جہاز میں

اس کا حج گروپ یعنی قافلہ پندرہ روز کے بعد روانہ ہوگا تو اب وہ مقیم ہوگا اور اگلے سفر میں مسافر ہوگا۔

مسئلہ۲۹۔ دارالحرب کا رہنے والا وہیں مسلمان ہو گیا اور کفار اس کے مار ڈالنے کی فکر میں ہوئے اور وہاں سے تین دن کی راہ کا ارادہ کر کے بھاگا تو نماز قصر کرے اور اگر کہیں ایک دو ماہ کے ارادے سے چُھپ گیا تب بھی قصر پڑھے اور اگر اسی (اپنے) شہر میں چُھپا تو پوری پڑھے اور اگر مسلمان دارالحرب میں قید تھا وہاں سے بھاگ کر کسی غار میں چھپا تو قصر پڑھے اگرچہ پندرہ دن کا ارادہ ہو اور اگر دارالحرب کے کسی شہر کے تمام رہنے والے مسلمان ہو جائیں اور حربیوں نے اُن سے لڑنا چاہا تو وہ سب مقیم ہیں، اور اگر کفار ان کے شہر پر غالب آئے اور یہ لوگ شہر چھوڑ کر ایک دن کی راہ کے ارادے سے چلے گئے جب بھی مقیم ہیں اور تین دن کی راہ کا ارادہ ہو تو وہ مسافر پھر اگر واپس آئے اور کفار نے اُن کے شہر پر قبضہ نہ کیا ہو تو مقیم ہو گئے اور اگر مشرکوں کا تسلّط ہو گیا اور وہ وہاں رہے بھی مگر مسلمانوں کے واپس آنے پر چھوڑ دیا تو اگر یہ لوگ یہاں رہنا چاہیں تو دارالاسلام ہو گیا، نمازیں پوری کریں اور اگر وہاں رہنے کا ارادہ نہیں بلکہ صرف ایک آدھ مہینہ رہ کر دارالاسلام کو چلے جائیں گے تو قصر کریں۔ (عالمگیری)

مسئلہ۳۰۔ مسلمانوں کا لشکر دارالحرب میں گیا اور غالب آیا اور اُس شہر کو دارالاسلام بنایا تو قصر نہ کریں اور اگر محض دو ایک ماہ رہنے کا ارادہ ہے تو قصر کریں۔ (عالمگیری)

مسئلہ۳۱۔ مسافر نے اگر نماز کے اندر اقامت کی نیت کی تو یہ نماز بھی پوری پڑھے اور اگر یہ صورت ہوئی کہ ایک رکعت پڑھی تھی کہ وقت ختم ہو گیا اور دوسری میں اقامت کی نیت کی تو یہ نماز دو ہی رکعت پڑھے اس کے بعد کی چار پڑھے۔ یوں ہی اگر مسافر لاحق (مقتدی) تھا اور امام بھی مسافر تھا، امام کے سلام کے بعد نیت اقامت کی تو دو ہی پڑھے اور اگر امام کے سلام سے پہلے اقامت کی نیت کی تو چار پڑھے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۳۲۔ امام مسافر ہے اور مقتدی مقیم، امام کے سلام سے مقتدی کھڑا ہو گیا، اور سلام سے پہلے امام نے اقامت کی نیت کر لی تو اگر مقتدی نے تیسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو امام کے ساتھ ہو لے ورنہ نماز جاتی رہی اور تیسری کے سجدہ کے بعد امام نے اقامت کی نیت کی تو متابعت نہ کرے، متابعت کرے گا تو نماز جاتی رہے گی۔ (ردالمختار)

مسئلہ۳۳۔ مسافر نے مقیم کے پیچھے نماز شروع کر کے فاسد کر دی تو اب دو ہی پڑھے گا جب کہ تنہا پڑھے یا کسی مسافر کی اقتدا کرے اور اگر پھر مقیم کی اقتدا کی تو چار ہی پڑھے۔ (ردالمختار)

مسئلہ۳۴۔ مسافر نے کہیں شادی کر لی اگر چہ وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو مقیم ہو گیا، اور دو شہروں میں اس کی دو بیویاں رہتی ہوں تو دونوں جگہ پہنچتے ہی مقیم ہو جائے گا۔ (ردالمختار)

مسئلہ۳۵۔ اگر اپنے گھر کے لوگوں کو لے کر دوسری جگہ چلا گیا اور پہلی جگہ مال و اسباب وغیرہ باقی ہیں تو وہ بھی وطن اصلی ہے۔ (عالمگیری) یعنی یہاں واپس آنے یا چکر لگانے پر نماز پوری پڑھنا ہوگی۔

مسئلہ۳۶۔ بالغ کے والدین کسی شہر میں رہتے ہیں اور وہ شہر اس کی جائے ولادت نہیں، نہ اس کے اہل خانہ وہاں ہوں تو وہ جگہ اس کے لیے وطنِ اصلی نہیں۔ (ردالمختار) یعنی اس شہر میں سفر کی نیت سے داخل ہونے پر نماز قصر کرے گا۔

مسئلہ۳۷۔ عورت بیاہ کر سُسرال گئی اور یہیں رہنے سہنے لگی تو میکا اس کے لیے وطن اصلی نہ رہا یعنی اگر سُسرال سفر کی مسافت پر ہے تو میکے آنے پر اگر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ ہو تو نماز قصر پڑھے اور اگر میکے رہنا نہیں چھوڑا بلکہ سُسرال عارضی طور پر گئی تو میکے آتے ہی سفر ختم ہو گیا نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ۳۸۔ عورت کو بغیر محرم کے تین دن یا زیادہ کی راہ بلکہ ایک دن کی راہ جانا بھی جائز

نہیں (نہ ہی حج کے لیے) نابالغ بچہ یا معتدہ کے ساتھ بھی سفر نہیں کر سکتی، ہمراہی میں بالغ محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے (عالمگیری وغیرہ) محرم کے لیے ضروری ہے کہ سخت فاسق، بے باک اور غیر مامون نہ ہو۔(۴)

مسئلہ ۳۹۔ ریلوے ملازمین گارڈ اور انجن ڈرائیور وغیرہ کی ڈیوٹی اگر مسافتِ سفر تک یا اس سے زائد کی ہے تو وہ شرعاً مسافر ہیں ورنہ نہیں۔(۵)۔ یہی حکم دیگر سواریوں پر ملازمت کرنے والوں کے لیے ہوگا۔

سواری پر نماز کے مسائل

مسئلہ ۱۔ سفر کی حالت میں بیرونِ شہر سواری پر بھی "نفل" پڑھ سکتا ہے اور اس صورت میں استقبال قبلہ فرض نہیں بلکہ سواری جس رُخ کو جا رہی ہو ادھر ہی منہ ہو اور اگر اُدھر منہ نہ ہو تو نماز جائز نہیں، رکوع و سجود اشارے سے کرے اور سجدہ کا اشارہ بنسبت رکوع کے پست ہو۔ (درمختار، ردالمختار)

مسئلہ ۲۔ سواری پر "نفل" پڑھنے میں اگر ہانکنے کی ضرورت ہو اور عمل قلیل سے ہانکا مثلاً ایک پاؤں سے ایڑ لگائی یا ہاتھ میں چابک ہے اس سے ڈرایا تو حرج نہیں اور بلا ضرورت جائز نہیں۔ (ردالمختار)

مسئلہ ۳۔ سواری پر "نفل" نماز شروع کی پھر عمل قلیل کے ساتھ اُتر آیا تو اسی پر بنا کر سکتا ہے خواہ کھڑے ہو کر پڑھے یا بیٹھ کر مگر قبلہ کو منہ کرنا ضروری ہے اور زمین پر شروع کی تھی پھر سوار ہوا تو بِنا نہیں کر سکتا، نماز جاتی رہی۔ (درمختار)

مسئلہ ۴۔ گاؤں یا خیمہ کا رہنے والا جب گاؤں یا خیمہ سے باہر ہو تو سواری پر "نفل" پڑھ سکتا ہے۔ (ردالمختار)

مسئلہ ۵۔ بیرونِ شہر سواری پر نماز شروع کی تھی، پڑھتے پڑھتے شہر میں داخل ہو گیا تو جب

تک گھر نہ پہنچا سواری پر پوری پڑھ سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۶۔ محمل اور سواری پر "نفل نماز" مطلقاً جائز ہے اور نفل نماز جماعت سے پڑھنا چاہے تو اس کے لیے شرط یہ ہے کہ امام و مقتدی الگ الگ سواریوں پر نہ ہوں۔ (درمختار)

مسئلہ ۷۔ محمل پر "فرض نماز" اس وقت جائز ہے کہ اُترنے پر قادر نہ ہو۔ ہاں اگر ٹھہرا ہوا ہو اور اُس کے نیچے لکڑیاں لگا دیں کہ زمین پر قائم ہو گیا تو جائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۸۔ گاڑی کا جوا (جو گردن پر رکھا جاتا ہے) جانور پر رکھا ہوا، گاڑی کھڑی ہو یا چلتی، اس کا حکم وہی ہے جو جانور پر نماز پڑھنے کا ہے یعنی فرض و واجب و سنّتِ فجر بلا عذر جائز نہیں اور اگر جوا (جس میں جانور جوتا جائے) جانور پر نہ ہو اور رُکی ہوئی ہو تو نماز جائز ہے۔

(درمختار، ردالمحتار)

یہ حکم اس گاڑی کا ہے جس کے دو پہیے ہوں، چار پہیوں والی جب رکی ہو تو صرف جوا جانور پر ہو گا اور گاڑی زمین پر مستقر ہو گی، لہٰذا جب ٹھہری ہوئی ہو اس پر نماز جائز ہو گی جیسے تخت پر۔

فرض یا واجب گاڑی پر پڑھنے کے اعذار

☆ گاڑی اور سواری پر نماز پڑھنے کے لیے یہ عذر ہیں:

مینہ برس رہا ہو۔ اس قدر کیچڑ ہے کہ اتر کر پڑھے گا تو منہ دھنس جائے گا یا کیچڑ میں سَن جائے گا یا جو کپڑا بچھایا جائے گا وہ بالکل لتھڑ جائے گا اور اس صورت میں سواری نہ ہو تو کھڑے کھڑے پڑھے اشاروں سے۔ ساتھی چلے جائیں گے یا سواری کا جانور شریر ہے کہ سوار ہونے میں دشواری ہو گی۔ مددگار کی ضرورت محسوس ہو گی اور مددگار نہیں یا وہ بوڑھا ہے کہ بغیر مددگار کے اُتر چڑھ نہ سکے گا اور مددگار موجود نہیں اور یہی حکم عورت کا ہے یا مرض میں زیادتی ہو گی، جان یا مال یا عورت کو آبرو کا اندیشہ ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ا۔ چلتی گاڑی یا ریل گاڑی پر بھی فرض وواجب وسنت نہیں ہوسکتی اور اس کو جہاز اور کشتی کے حکم میں تصور کرنا غلطی ہے کہ کشتی اگر ٹھہرائی بھی جائے جب بھی زمین پر نہ ٹھہرے گی اور ریل گاڑی ایسی نہیں اور کشتی پر بھی نماز اسی وقت جائز ہے جب وہ بیچ دریا میں ہو، کنارے پر ہو اور خشکی پر آسکتا ہو تو اس پر بھی جائز نہیں ہے، لہٰذا جب اسٹیشن پر گاڑی ٹھہرے اس وقت یہ نمازیں پڑھے اور اگر وقت جارہا ہو تو جس طرح ممکن ہو پڑھ لے پھر جب موقع ملے اعادہ کرے (دوبارہ پڑھے) کیوں کہ جہاں من جہۃ العباد کوئی شرط یا رکن مفقود ہو اس کا یہی حکم ہے۔ (اس مسئلہ پر علامہ غلام رسول سعیدی شارح صحیح مسلم نے جلد ثانی میں بحث لکھی ہے کہ ریل گاڑی کو چوپایہ پر بھی قیاس کیا جائے تب بھی جان اور مال کی ہلاکت کے عذر کی وجہ سے اس پر فرض نماز جائز ہے اور اعادہ (دہرانا) لازم نہیں ہے)۔

(ص ۳۹۹، ناشر فرید بک اسٹال لاہور ۱۹۸۸ء)

اسی طرح بس وٹرک وغیرہ میں بھی اگر وقت جارہا ہو اور رکوانے پر بھی گاڑی نہ رُوکی جائے تو جس طرح بھی کھڑے، بیٹھ کر یا اشاروں سے ممکن ہو نماز ادا کرے اور قبلہ کا صرف اندازہ کر کے یا کسی سے پوچھ کر یا اس سمت منہ رکھنے کی کوشش کرے۔ "عذر زائل ہونے کے بعد اس کا دہرانا لازم نہیں ہے نہ وقت میں اور نہ اس کے بعد۔

(عالمگیری بحوالہ المبسوط ج ا ص ۱۱۱، امام محمد بن حسن شیبانی، مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی)

مسئلہ ۲۔ محمل میں ایک طرف خود سوار ہے دوسری طرف اس کی ماں یا زوجہ یا اور کوئی محارم میں ہے تو جو خود سوار نہیں ہوسکتی اور یہ خود اُتر چڑھ سکتا ہے مگر اس کے اترنے میں محمل گر جانے کا اندیشہ ہے تو اسے بھی سواری پر پڑھنے کا حکم ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۳۔ جانور اور چلتی گاڑی پر اور اُس گاڑی پر جس کا جوا جانور پر ہو بلا عذر شرعی فرض و سنّتِ فجر وتمام واجبات جیسے وتر، نذر، نفل جس کو توڑ دیا ہو اور سجدۂ تلاوت جب کہ آیتِ سجدہ

زمین پر تلاوت کی ہوادا نہیں کر سکتا اور اگر عذر کی وجہ سے ہو تو اُن سب میں شرط یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو قبلہ رو کھڑا ہو کر ادا کرے ورنہ جیسے بھی ممکن ہو۔(۶) (درمختار)

مسئلہ۴۔ ہوائی جہاز پر جب نماز کے پورے وقت کے دوران جہاز پرواز کرتا ہے تو نماز کا پڑھنا فرض ہے اور اس کا ترک گناہ کبیرہ ہے۔ ہوائی جہاز میں اپنی سیٹ پر بیٹھ کر اشاروں سے رکوع وسجدہ کرے اور سجود میں رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھکے اور فرض نماز کو ترک نہ کرے۔(۷)

مسئلہ۵۔ بحری جہاز یا کشتی میں اگر کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے پر قادر نہ ہو تو ایسے ہی پڑھے ورنہ بیٹھ کر ادا کرے اور قبلہ رُو ہو اگر جہاز کا رُخ بدل جائے تو اسی حساب سے خود اپنا رُخ دوبارہ قبلہ کی طرف کر لے۔(۸)

نمازِ مریض

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیمار تھے حضور اقدس ﷺ سے نماز کے بارے میں سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا: کھڑے ہو کر پڑھو اگر استطاعت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو لیٹ کر اللہ تعالیٰ کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی کہ اس کی وسعت ہو (حدیث مشکوٰۃ ابواب الصلوٰۃ) بیہقی نے معرفہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "نبی کریم ﷺ ایک مریض کی عیادت کو تشریف لے گئے دیکھا کہ وہ تکیہ پر نماز پڑھتا ہے اسے پھینک دیا، اس نے ایک لکڑی لی کہ اس پر نماز پڑھے، اسے بھی لے کر پھینک دیا اور فرمایا زمین پر نماز پڑھے اگر استطاعت ہو ورنہ اشارہ کرے اور سجدہ کو رکوع سے پست کرے۔"

مسئلہ۱۔ جو شخص بوجہ بیماری (عذر شرعی) کے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں کہ کھڑے ہو کر پڑھنے سے ضرر لاحق ہو گا یا مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہو گا یا چکر آتا ہے یا قطرہ (پیشاب یا خون وغیرہ کا) آئے گا یا بہت شدید نا قابلِ برداشت درد پیدا ہو جائے گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھے۔ (درمختار)

مسئلہ۲۔ اگر خود بیٹھ نہیں سکتا مگر لڑکا یا خادم یا کوئی اجنبی شخص وہاں ہے کہ بٹھا دے گا تو بیٹھ کر پڑھنا ضروری ہے۔ اگر بیٹھا نہیں رہ سکتا تو تکیہ یا دیوار یا کسی شخص پر ٹیک لگا کر پڑھے اگر یہ بھی نہیں ہو سکے تو لیٹ کر پڑھے اور بیٹھ کر پڑھنا ممکن ہو تو لیٹ کر نماز نہ ہوگی۔

(عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۳۔ بیٹھ کر پڑھنے میں کسی خاص طور پر بیٹھنا ضروری نہیں بلکہ مریض پر جس طرح آسانی ہو اسی طرح بیٹھے مگر دوزانو بہتر ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۴۔ نفل نماز میں تھک گیا تو دیوار یا عصا پر ٹیک لگانے میں حرج نہیں ورنہ مکروہ ہے۔ اور بیٹھ کر پڑھنے میں کچھ حرج نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ۵۔ چار رکعت والی نماز بیٹھ کر پڑھی قعدۂ اخیرہ کے موقع پر تشہد پڑھنے سے پہلے قرأت شروع کردی اور رکوع بھی کیا تو اس کا وہی حکم ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھنے والا چوتھی رکعت کے بعد کھڑا ہو جاتا، لہٰذا اس نے جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو تو تشہد پڑھے اور سجدۂ سہو کرے اور پانچویں کا سجدہ کرلیا تو نماز جاتی رہی (عالمگیری) ورنہ چھٹی رکعت پڑھ کر سجدہ سہو کرے۔

مسئلہ۶۔ بیٹھ کر پڑھنے والا دوسری رکعت کے سجدہ سے اُٹھا اور قیام کی نیت کی مگر قرأت سے پہلے یاد آگیا تو تشہد پڑھے اور نماز ہوگئی اور سجدہ سہو بھی نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ۷۔ مریض نے بیٹھ کر نماز پڑھی چوتھی کے سجدہ سے اُٹھا تو یہ گمان کر کے کہ تیسری ہے قرأت کی اور اشارہ سے رکوع و سجود کیا نماز جاتی رہی اور دوسری کے سجدہ کے بعد یہ گمان کر کے کہ دوسری ہے قرأت شروع کی پھر یاد آیا تو تشہد کی طرف عود نہ کرے (نہ لوٹے) بلکہ پوری کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۸۔ کھڑا ہو سکتا ہے مگر رکوع و سجود نہیں کر سکتا یا صرف سجدہ نہیں کر سکتا مثلاً حلق میں پھوڑا ہے کہ سجدہ کرنے سے بہے گا تو بھی بیٹھ کر اشارہ سے پڑھ سکتا ہے بلکہ یہی بہتر ہے اور اس

صورت میں یہ بھی کرسکتا ہے کہ کھڑے ہوکر پڑھے اور رکوع کے لیے اشارہ کرے یا رکوع پر قادر ہوتو رکوع کرے پھر بیٹھ کر سجدہ کے لیے اشارہ کرے۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۹۔ اشارہ کی صورت میں سجدہ کا اشارہ رکوع سے پست ہونا ضروری ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ سر کو زمین سے بالکل قریب کردے۔ سجدہ کے لیے تکیہ وغیرہ کوئی چیز پیشانی کے قریب اُٹھا کر اس پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے خواہ خود اسی نے وہ چیز اُٹھائی ہو یا دوسرے نے۔ (درمختار)

مسئلہ۱۰۔ اگر کوئی چیز اٹھا کر اس پر سجدہ کیا اور سجدہ میں بہ نسبت رکوع کے زیادہ سر جھکایا جب بھی سجدہ ہوگیا مگر گنہگار ہوا اور سجدہ کے لیے سر زیادہ نہ جھکایا تو ہوا ہی نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ۱۱۔ اگر کوئی اونچی چیز زمین پر رکھی ہوئی ہے اس پر سجدہ کیا اور رکوع کے لیے صرف اشارہ نہ ہوا بلکہ پیٹھ بھی جھکائی تو صحیح ہے بشرط یہ کہ سجدہ کے شرائط پائے جائیں مثلاً اس چیز کا سخت ہونا جس پر سجدہ کیا کہ اس پر پیشانی اتنی دب گئی ہو کہ پھر دبانے سے مزید نہ دبے اور اس کا اونچائی بارہ اُنگل سے زائد نہ ہو۔ اسے اشارہ سے پڑھنے والا نہیں کہیں گے اور کھڑا ہوکر پڑھنے والا اس کی اقتدا کرسکتا ہے اور یہ شخص جب اس طرح رکوع وسجود کرسکتا ہے اور قیام پر قادر ہے تو اس پر قیام فرض ہے یا اثنائے نماز (نماز کے دوران) قیام پر قادر ہوگیا تو جو باقی نماز ہے اُسے کھڑے ہوکر پڑھنا فرض ہے لہٰذا جو شخص زمین پر سجدہ نہیں کرسکتا مگر شرائطِ مذکور کے ساتھ کوئی چیز زمین پر رکھ کر سجدہ کرسکتا ہے اس پر فرض ہے کہ اسی طرح سجدہ کرے، اشارہ جائز نہیں اور اگر وہ چیز جس پر سجدہ کیا گیا ایسی نہیں تو حقیقۃً سجود نہ پایا گیا بلکہ سجدہ کے لیے اشارہ ہوا لہٰذا کھڑا ہونے والا اس کی اقتداء نہیں کرسکتا اور اگر یہ شخص اثنائے نماز میں قیام پر قادر ہوا تو سرے سے دوبارہ پڑھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۱۲۔ پیشانی میں زخم ہے کہ سجدہ کے لیے ماتھا نہیں لگا سکتا تو ناک پر سجدہ کرے اور ایسا نہ کیا بلکہ اشارہ کیا تو نماز نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ۱۳۔ اگر مریض بیٹھنے پر بھی قادر نہیں تو لیٹ کر اشارہ سے پڑھے خواہ دائیں یا بائیں کروٹ پر لیٹ کر قبلہ کو منہ کرے خواہ چت لیٹ کر قبلہ کو پاؤں کرے مگر پاؤں نہ پھیلائے کیوں کہ قبلہ کو پاؤں پھیلانا مکروہ ہے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر اونچا کر لے تاکہ قبلہ کو منہ ہو جائے اور چت لیٹ کر پڑھنا افضل ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۱۴۔ اگر سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز ساقط ہے، اس کی ضرورت نہیں کہ آنکھ یا بھوؤں یا دل کے اشارہ سے پڑھے پھر اگر چھ نماز کے وقت اسی حالت میں گزر گئے تو ان کی قضا بھی ساقط (نہیں پڑھنی ہوگی) فدیہ کی بھی حاجت نہیں، ورنہ چھ وقت سے کم گزرنے پر بعد صحت اِن نمازوں کی قضا لازم ہے اگر چہ اتنی ہی صحت ہو کہ سر کے اشارہ سے پڑھ سکے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۱۵۔ مریض اگر قبلہ کی طرف نہ اپنے آپ منہ کر سکتا ہے نہ دوسرے کے ذریعے سے تو ویسے ہی پڑھ لے اور صحت کے بعد اس نماز کا اعادہ (دُہرانا) نہیں اور اگر کوئی شخص موجود ہے کہ اس کے کہنے سے قبلہ رو کرے گا مگر اس نے اس سے نہ کہا تو نماز نہیں ہوئی۔ اشارہ سے جو نمازیں پڑھی ہیں صحت کے بعد ان کا اعادہ نہیں۔ یونہیں اگر زبان بند ہو گئی اور گونگے کی طرح نماز پڑھی پھر زبان کھل گئی تو ان نمازوں کا اعادہ نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۱۶۔ مریض اس حالت کو پہنچ گیا کہ رکوع و سجود کی تعداد یاد نہیں رکھ سکتا تو اس پر ادا ضروری نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ۱۷۔ تندرست شخص نماز پڑھ رہا تھا اسی دوران نماز ہی میں ایسا مرض پیدا ہو گیا کہ ارکان کی ادائیگی پر قدرت نہ رہی تو جس طرح ممکن ہو بیٹھ کر، لیٹ کر نماز پوری کر لے، سرے سے

دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۸۔ بیٹھ کر رکوع و سجود سے نماز پڑھ رہا تھا کہ قیام پر قادر ہو گیا تو باقی نماز کھڑا ہو کر پڑھے لیکن اگر اشارہ سے پڑھتا تھا اور نماز ہی میں رکوع و سجود پر قادر ہو گیا تو سرے سے دوبارہ پڑھے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۹۔ رکوع و سجود پر قادر نہ تھا، کھڑے یا بیٹھے نماز شروع کی، رکوع و سجود کے اشارہ کی نوبت نہ آئی تھی کہ اچھا ہو گیا تو اسی نماز کو پورا کرے، دوبارہ سرے سے پڑھنے کی ضرورت نہیں، اور اگر لیٹ کر نماز شروع کی تھی اور اشارہ سے پہلے کھڑے یا بیٹھ کر رکوع و سجود پر قادر ہو گیا تو سرے سے دوبارہ پڑھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰۔ چلتی ہوئی کشتی یا جہاز میں بلا عذر بیٹھ کر نماز صحیح نہیں بہ شرط یہ کہ اتر کر خشکی پر پڑھ سکے اور زمین پر کشتی بیٹھ گئی ہو تو اُترنے کا حاجت نہیں اور کنارے پر بندھی ہو اور اُتر کر خشکی پر آسکتا ہو تو اُتر کر خشکی میں پڑھے ورنہ کشتی میں کھڑے ہو کر اور بیچ دریا میں لنگر ڈالے ہوئے ہے تو بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں۔ اگر ہوا کے تیز جھونکے لگتے ہوں کہ کھڑے ہونے سے چکّر کا گمان غالب ہو اور اگر ہوا سے زیادہ حرکت نہ ہو تو بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے اور کشتی پر نماز پڑھنے میں قبلہ رو ہونا لازم ہے اور جب کشتی گھوم جائے تو نمازی بھی گھوم کر قبلہ کو منہ کر لے اور اگر اتنی تیز گردش ہو کہ قبلہ کو منہ کرنے عاجز ہے تو اس وقت ملتوی رکھے، ہاں اگر وقت جاتا دیکھے تو پڑھ لے۔ (غنیۃ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱۔ جنون یا بے ہوشی اگر پورے چھ وقت کو گھیر لے تو ان نمازوں کی قضا بھی نہیں، اگر چہ بے ہوشی کسی آدمی یا درندے کے خوف سے ہو اور اس سے کم وقت کے لیے ہو تو قضا واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۲۔ اگر کسی وقت ہوش آجاتا ہے تو اس کا وقت مقرر ہے یا نہیں، اگر وقت مقرر ہے اور

اس سے پہلے پورے چھ وقت نہ گزرے تو قضا واجب ہے اور وقت مقرر نہ ہو بلکہ دفعتاً ہوش ہو جاتا ہے پھر وہی حالت پیدا ہو جاتی ہے تو اس افاقہ کا اعتبار نہیں، یعنی سب بے ہوشیاں متصل سمجھی جائیں گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳۔ شراب یا بھنگ پی اگر چہ دوا کی غرض سے اور عقل جاتی رہی تو قضا واجب ہے، اگر چہ بے عقلی کتنے ہی زیادہ زمانے تک ہو یونہی دوسرے نے مجبور کر کے شراب پلا دی جب بھی قضا مطلقاً واجب ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۴۔ سوتا رہا جس کی وجہ سے نماز جاتی رہی تو قضا فرض ہے اگر چہ نیند پورے چھ وقت نماز کو گھیر لے۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۵۔ اگر یہ حالت ہو کہ روزہ رکھتا ہے تو کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا اور نہ رکھے تو نماز کھڑے ہو کر پڑھ لے گا تو روزہ رکھے اور نماز بیٹھ کر پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶۔ مریض نے وقت سے پہلے نماز پڑھ لی اس خیال سے کہ وقت میں نہ پڑھ سکے گا تو نماز نہ ہوئی اور بغیر قرأت بھی نہ ہوگی مگر جب کہ قرأت سے عاجز ہو تو ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷۔ عورت بیمار ہے تو شوہر پر فرض نہیں کہ اسے وضو کرا دے اور غلام (خادم) بیمار ہو تو وضو کر دینا مولیٰ (مالک) کے ذمہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸۔ چھوٹے سے خیمے میں ہے کہ کھڑا نہیں ہو سکتا اور باہر نکلتا ہے تو مینہ اور کیچڑ ہے تو بیٹھ کر پڑھے، یونہی کھڑے ہونے میں دشمن کا خوف ہے تو بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹۔ بیمار کی نمازیں قضا ہو گئیں اب اچھا ہو کر انہیں پڑھنا چاہتا ہے تو ویسے پڑھے جیسے تندرست پڑھتے ہیں، اُس طرح نہیں پڑھ سکتا جیسے بیماری میں پڑھتا مثلاً بیٹھ کر یا اشارہ سے نہیں پڑھے کیوں کہ اس طرح نماز نہ ہوگی اور صحت کی حالت میں قضا ہونے والی نمازیں

اگر بیماری میں پڑھنا چاہتا ہے تو جس طرح پڑھ سکتا ہے پڑھے ہو جائے گی۔ صحت کی سی پڑھنا اس پر واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰۔ پانی میں ڈوب رہا ہے اگر اس وقت بھی بغیر عمل کثیر اشارے سے پڑھ سکتا ہے مثلاً تیراک ہے یا لکڑی وغیرہ کا سہارا پا جائے تو پڑھنا فرض ہے ورنہ معذور ہے۔ بچ جائے تو قضا پڑھے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱۔ آنکھ بنوائی اور طبیب حاذق مسلمان مستور نے لیٹے رہنے کا حکم دیا تو لیٹ کر اشارے سے پڑھے۔ (ردالمختار)

مسئلہ ۳۲۔ مریض کے نیچے نجس بچھونا ہے اور حالت یہ ہو کہ بدلا بھی جائے تو نماز پڑھتے پڑھتے بقدر مانع ناپاک ہو جائے تو اسی پر نماز پڑھے، یونہی اگر بدلا جائے تو اس قدر جلد نجس نہ ہوگا مگر بدلنے میں اُسے شدید تکلیف ہوگی تو اسی نجس ہی پر پڑھ لے۔ (۹)

(عالمگیری، درمختار)

معذور

ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گذر گیا کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے اس کا یہ حکم ہے کہ نماز کے وقت میں وضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وضو سے پڑھے، اس بیماری سے اس کا وضو نہیں جاتا جیسے قطرے (پیشاب وخون وغیرہ) کا مرض یا دست آنا یا ہوا خارج ہونا یا دکھتی آنکھ سے پانی گرنا یا پھوڑے یا ناسور سے ہر وقت رطوبت بہنا یا کان، ناف یا پستان سے پانی نکلنا کہ یہ سب بیماریاں وضو توڑنے والی ہیں، ان سے جب پورا ایک وقت ایسا گذر گیا کہ ہر چند کوشش کی مگر طہارت کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا تو عذر ثابت ہو گیا۔

مسئلہ ۱۔ استحاضہ (وہ خون جو عورت کی اگلی شرم گاہ سے شیطان یا جن کے شر کے سبب کسی

رگ سے خارج ہوا اور حیض یا نفاس کی مدّت یا عادت کی وجہ سے نہ ہو۔ (بحوالہ حدیث مشکوٰۃ باب الاستحاضہ) اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اس کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گذر جانے پر اس کو معذور کہا جائے گا۔ ایک وضو سے اس وقت جتنی چاہے نمازیں پڑھے خون آنے سے اس کا وضو نہ جائے گا۔

مسئلہ۲۔ اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وضو کر کے فرض پڑھ لے تو عذر ثابت نہ ہوگا۔

مسئلہ۳۔ اگر عذر ثابت ہو گیا تو جب تک ہر وقت نماز میں ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے معذور ہی رہے گی / رہے گا۔ مثلاً عورت کو ایک وقت تو استحاضہ نے مہلتِ طہارت نہ دی، اب اتنا موقع ملتا ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھ لے مگر اب بھی ایک آدھ دفعہ ہر وقت میں خون آجاتا ہے تو اب بھی معذور ہے یونہی تمام بیماریوں میں اور جب پورا وقت گزر گیا اور خون نہیں آیا تو اب معذور نہ رہی، جب پھر کبھی پہلی حالت پیدا ہو جائے تو معذور ہے اس کے بعد پھر اگر پورا وقت خالی گیا تو عذر جاتا رہا۔

مسئلہ۴۔ نماز کا کچھ وقت ایسی حالت میں گذرا کہ عذر نہ تھا اور نماز نہ پڑھی اور اب پڑھنے کا ارادہ کیا تو استحاضہ یا بیماری سے وضو جاتا رہا یعنی باقی وقت یونہی گذر گیا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی، گواَب اس کے بعد کا وقت بھی پورا، اگر اسی استحاضہ یا بیماری میں گذر گیا تو وہ پہلی بھی ہو گئی اور اگر اس وقت اتنا موقع ملا کہ وضو کر کے فرض پڑھ لے تو پہلی نماز کو دُہرائے۔

مسئلہ۵۔ خون بہتے میں وضو کیا اور وضو کے بعد خون بند ہو گیا اور اسی وضو سے نماز پڑھی اور اس کے بعد جو دوسرا وقت آیا وہ بھی پورا گزر گیا کہ خون نہ آیا تو پہلی نماز کو دہرائے، یونہی اگر نماز میں بند ہوا اور اس کے بعد دوسرے وقت میں بالکل نہ آیا جب بھی اعادہ کرے۔

مسئلہ٦۔ فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عصر کے وقت وضو کیا تو آفتاب کے ڈوبتے ہی وضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو وضو نہ جائے گا کیوں کہ ابھی تک کسی فرض نماز (ظہر) کا وقت نہ گیا۔

مسئلہ۷۔ وضو کرتے وقت وہ چیز نہیں پائی گئی جس کے سبب معذور ہے اور وضو کے بعد بھی نہ پائی گئی یہاں تک کہ باقی پورا نماز کا وقت خالی چلا گیا تو وقت کے جانے سے وضو نہیں ٹوٹا یونہی اگر وضو سے پہلے پائی گئی مگر نہ وضو کے بعد باقی وقت پائی گئی نہ اس کے بعد دوسرے وقت میں وضو سے پہلے وہ چیز پائی گئی تو وقت جانے سے وضو نہ ٹوٹے گا۔

مسئلہ۸۔ اگر اُس وقت میں وضو سے پہلے وہ چیز پائی گئی اور وضو کے بعد بھی وقت میں پائی گئی یا وضو کے اندر پائی گئی اور وضو کے بعد اس وقت میں نہ پائی گئی مگر بعد والے میں پائی گئی تو وقت ختم ہونے پر وضو جاتا رہے گا۔ اگر چہ وہ حدث نہ پایا جائے۔

مسئلہ۹۔ معذور کا وضو اُس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے اگر کوئی دوسری چیز توڑنے والی پائی گئی مثلاً جس کو قطرہ کا مرض ہے، ہوا نکلنے سے اس کا وضو جاتا رہے گا۔

مسئلہ۱۰۔ معذور نے کسی حدث کے بعد وضو کیا اور وضو کرتے وقت وہ چیز نہیں ہے جس کے سبب معذور ہے پھر وضو کے بعد وہ عذر والی چیز پائی گئی تو وضو جاتا رہا جیسے استحاضہ والی نے پاخانہ پیشاب کے بعد وضو کیا اور وضو کرتے وقت خون بند تھا مگر وضو کے بعد آ گیا تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر وضو کرتے وقت وہ عذر والی چیز بھی پائی جاتی تھی تو اب وضو کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ۱۱۔ معذور کے ایک نتھنے سے خون آ رہا تھا، وضو کے بعد دوسرے نتھنے سے آیا تو وضو جاتا رہا یا ایک زخم بہہ رہا تھا اب دوسرا بہا یہاں تک کہ چیچک کے ایک دانے سے پانی آ رہا تھا، اب دوسرے دانے سے آیا تو وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ۱۲۔ اگر کسی ترتیب سے عذر جاتا رہا یا اس میں کمی آجائے تو اس کو کرنا فرض ہے۔ مثلاً کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے خون بہتا ہے لیکن بیٹھنے سے نہیں بہتا تو بیٹھ کر پڑھنا فرض ہے۔

مسئلہ۱۳۔ معذور کو ایسا عذر ہے کہ کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درہم (ایک مربع انچ) زیادہ نجس ہو گیا اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر یا کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو دھو کر نماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا نجس ہو جائے گا تو دھونا ضروری نہیں اسی سے پڑھے اگرچہ مصلّٰی بھی آلودہ ہو جائے کچھ حرج نہیں اور اگر ایک درہم کے برابر ہے تو پہلی صورت میں دھونا واجب اور درہم سے کم ہے تو سنت اور دوسری صورت میں مطلقاً نہ دھونے میں کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ۱۴۔ استحاضہ والی اگر غسل کر کے ظہر کی نماز آخر وقت میں اور عشاء کی نماز اول وقت میں اور فجر کی بھی غسل کر کے پڑھے تو بہتر ہے اور عجب نہیں کہ یہ ادب جو حدیث میں ارشاد ہوا ہے اس کی رعایت کی برکت سے اس کے مرض کو بھی فائدہ پہنچے۔

مسئلہ۱۵۔ کسی زخم سے ایسی رطوبت نکلے کہ بہے نہیں تو نہ اس کی وجہ سے وضو ٹوٹے گا نہ معذور ہوگا اور نہ وہ رطوبت ناپاک ہوگی۔(۱۰)

مسئلہ۱۶۔ مریض، معذور، زخمی اور مسافران سب کے لیے عام حالات میں نماز کے لیے وضو کرنا ہی لازم ہے لیکن پانی نہ ملنے کی صورت میں، مرض بڑھ جانے کے خوف سے، زخم کی تکلیف بڑھ جانے کے خدشہ کے پیش نظر یا عذر شرعی کے سبب وضو کے بجائے۔ تیمّم سے بھی نماز ادا کی جا سکتی ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے بِسْمِ اللّٰهِ اَتَيَمَّمُ لِاِسْتِبَاحَةِ الصَّلٰوة کہہ کر دونوں ہاتھ کی ہتھیلی پاک مٹی یا اس کی کسی جنس یا کپڑے پر مال کر منہ کا مسح کریں پھر دوبارہ ہاتھوں کو مٹی پر ہلکے سے مار کر پہلے سیدھے ہاتھ کی پشت پر سے کہنی تک پورے ہاتھ پر اچھی طرح سے پھیرے پھر اُلٹے ہاتھ پر بھی اسی طرح کہنی تک پھیرے۔ اگر کسی عضوِ وضو کی جگہ چوٹ یا زخم ہو تو وضو میں اس کا صرف مسح کر لے اور باقی وضو ویسے ہی کرے۔(۱۱)

حوالہ جات

۱۔ شرح المہذب مع شروح المہذب، ج ۴، علامہ یحیٰی بن شرف نودی، دار الفکر بیروت ص ۳۲۷۔

۲۔ المبسوط جلد اوّل، امام محمد بن حسن شیبانی، ادارۃ القرآن کراچی، ص ۲۶۶۔

۳۔ شرح وقایہ جلد اوّل کتاب صلوٰۃ المسافر، ص ۱۵۴۔۱۵۲۔ صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود، قانونی کتب خانہ لاہور۔

۴۔ بہارِ شریعت جلد ۴، ص ۸۴۔۴۷، مفتی امجد علی اعظمی، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور

۵۔ نظام شریعت، ص ۱۷۴، مفتی سید غلام جیلانی میرٹھی، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر

۶۔ بہارِ شریعت جلد ۴، ص ۲۰۔۱۸، مفتی امجد علی اعظمی، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور

۷۔ شرح صحیح مسلم جلد ۲، ص ۴۰۷، علامہ غلام رسول سعیدی، فرید بک اسٹال لاہور

۸۔ ایضاً کتاب صلوٰۃ المسافر، ص ۳۹۶، ۱۹۸۸ء

۹۔ بہارِ شریعت جلد ۴، ص ۶۳۔۵۸، مفتی امجد علی اعظمی، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور

۱۰۔ ایضاً جلد دوم، ص ۹۵۔۹۳

۱۱۔ ایضاً ابواب وضو و تیمم، ص ۶۴۔۱۴۔ بالاستثنا۔

اپنی عظمت بڑھائیں

آپ مکتبۂ علیمیہ کے کسی بھی رسالے کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں لے کر اپنی تقریبات میں تقسیم کریں اور اپنے دوست واحباب کو تحفتاً دیں۔ یہ آپ کا صدقہ جاریہ ہوگا کہ رسالہ پہنچانے سے اگر کسی کی دینی و علمی رہنمائی ہوگئی تو آپ کا کام بن گیا۔ آپ تسلی کریں کہ رسالے کا تحفہ آپ کی عظمت بڑھانے کا سبب ثابت ہوگا۔ آپ صرف فون کریں یا خط لکھیں۔ مکتبہ علیمیہ کی تمام مطبوعات بذریعہ VPP آپ کے گھر پر پہنچ جائیں گی۔

نمبر شمار	کتاب کا نام	مصنف	صفحات کی تعداد	ہدیہ
20	پیغمبروں کی منتخب قرآنی دعائیں	پروفیسر سرور حسین خان قادری	32 =	15 روپے
21	تذکرۂ موت (احیاء علوم الدین)	حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالیؒ	32 =	15 روپے
22	برکتوں والے مہینے	علامہ ابو محمد اعجاز احمد قادری	32 =	15 روپے
23	تذکرۂ مشاہیر علماء ومشائخ کراچی	پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین صدیقی	40 =	20 روپے
24	قابلِ احترام مہینے	علامہ ابو محمد اعجاز احمد قادری	32 =	15 روپے
25	تذکرہ مشاہیر علماء ومشائخ کراچی (حصہ دوم)	پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین صدیقی	24 =	10 روپے
26	قربانی کیسے کریں؟	پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز	24 =	10 روپے
27	بہارِ شباب	حضرت علامہ الشاہ محمد عبد العلیم صدیقیؒ	64 =	30 روپے
28	اصحاب صفہ (حصۂ دوم)	پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین صدیقی	32 =	15 روپے
29	بیان میلاد النبی ﷺ	علامہ ابو محمد اعجاز احمد قادری	64 =	30 روپے
30	الاربعین فی التصوف	پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین صدیقی	40 =	20 روپے
31	ورثۃ الانبیاء	پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین صدیقی	48 =	20 روپے
32	منشیات ونشہ آور اشیاء کا شرعی حکم	حضرت علامہ مفتی سیّد محمد منور شاہ نقشبندی	48 =	20 روپے
33	حقیقی مسرت کی تلاش	حضرت علامہ الشاہ محمد عبد العلیم صدیقیؒ	32 =	15 روپے
34	طہارت دہن	محمد اختر حسین نقشبندی	32 =	15 روپے
35	چہل احادیث	حضرت علامہ مفتی محمد ظفر اللہؒ	32 =	15 روپے
36	خطبۂ عید الفطر	حضرت علامہ الشاہ محمد عبد العلیم صدیقیؒ	32 =	15 روپے
37	الاربعین فی مناقب الخلفاء الراشدین	علامہ حافظ محمد عابد علی نقشبندی	40 =	20 روپے
38	اسلامی کریڈٹ کارڈ	مفتی محمد ابوبکر صدیق قادری	48	20 روپے

پلاٹ نمبر ۸۴ محمدی کالونی سی ون ایریا لیاقت آباد کراچی پوسٹ کوڈ ۷۵۹۰۰

مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔ پروفیسر محمد آصف خان علیمی 0333-2153112

مکمل 38 کتب کا سیٹ صرف -/400 روپے میں حاصل کریں۔

العلیم فاؤنڈیشن ٹرسٹ (پاکستان) کی سفیرِ اسلام، مبلّغِ اعظم

شاہ محمد عبدالعلیم صدیقی قادری میرٹھیؒ

پر اشاعتِ خاص

مدیرِ اعلیٰ: پروفیسر محمد آصف خان علیمی قادری

شاہ محمد عبدالعلیم صدیقیؒ کی شخصیت، افکار، خدمات واثرات پر عالمِ اسلام کے

معروف اہلِ قلم کی خصوصی نگارشات اور منقبتیں، مبلغ اسلام کے نادر خطوط، مضامین، تقاریر اور

شاعری کے نادر نمونے اور ممتاز علمائے اہلسنت کے تاثرات پر مبنی تاریخی اشاعت

سات زبانوں میں پہلی بار

ایک شخصیت........ایک پیغام.......ایک مشن

ہر صاحبِ ایمان اور مبلّغِ اسلام کی ضرورت

اشاعت خاص اپنے موضوع پر لوازمے کے لحاظ سے ایک وقیع اور قیمتی دستاویز ہوگی،

جس میں **۲۰** ویں صدی کی اس عظیم شخصیت کا مطالعہ، آج کے حالات میں تبلیغ دین اور

غلبۂ اسلام کے لئے کام کرنے والوں کو رہنمائی دے گا۔

اپنی کاپی کے حصول کو یقینی بنانے کیلئے آج ہی رُجوع کریں اور

اس خصوصی اشاعت میں اپنے اشتہارات کی شمولیت اور تعاون کیلئے درج ذیل نمبر پر رابطہ کریں

0333-2153112